ماہنامہ

آواز اہلسنت

اردو، English

گجرات پاکستان

اہل علم اور عوام کیلئے یکساں مفید
کثیر الاشاعت علمی و تحقیقی میگزین

زیر سرپرستی
پیشوائے اہلسنت، استاذ العلماء
دامت برکاتہم العالیہ
پیر محمد افضل قادری

انٹرنیٹ پر مکمل شائع ہونیوالا میگزین At "www.ahlesunnat.info" ☆ اگست 2005ء

درس قرآن

معراج رسول صلی اللہ علیہ وسلم

محدث ہند سید محمد کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

درس حدیث

ارشاد نبوی اور امام اعظم علیہ الرحمہ

استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری

خبرنامہ

بعد از وصال معجزات اور کرامات

علامہ مفتی غلام حیدر نقشبندی قادری

قرآن و سنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل

دارالافتاء اہلسنت

صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری

سچی حکایات

سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب

دانش حجاز

اقوال زریں اور تبصروں سے مزین، برطانیہ کے
نامور سکالر محمد دین سیالوی کی دانشمندانہ تحریر

Teachings of Islam

Allama Sajid U...
Hashemi, U.K

باسم القادر

عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ !!!

جامعہ قادریہ عالمیہ

نیک آباد مراڑیاں شریف بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

مختصر تعارف و کارکردگی رپورٹ

☆ ...... اس سال جامعہ قادریہ عالمیہ اور شریعت کالج طالبات میں مسافر طلبہ وطالبات کی تعداد 650 ہے، جن کیلئے فری تعلیم، فری خوراک، اور فری رہائش کا انتظام کیا گیا ہے، جبکہ مستحق طلبہ وطالبات کو علاج کی فری سہولت بھی حاصل ہے۔

☆ ...... طلبہ وطالبات کے شعبوں میں مکمل درس نظامی (ثانویہ عامہ، ثانویہ خاصہ، الشہادۃ العالیہ، الشہادۃ العالمیہ) مساوی ایم اے عربی و اسلامیات (جس میں قرآن مجید، حدیث شریف، تفسیر، فقہ، اصول تفسیر، اصول حدیث، اصول فقہ، علم العقائد، صرف ونحو وادب عربی، اور منطق وفلسفہ وعلم المعانی والبیان، علم التجوید والقرأت کے علاوہ دیگر کئی علوم جن میں انگلش وسائنس بھی شامل ہیں، کی تعلیم دی جاتی ہے) علاوہ ازیں شعبہ حفظ قرآن، شعبہ تجوید وقرأت وخطابت، فاضل عربی، دورۂ میراث، اسلامی تربیتی کورسز، معلمین ومعلمات کی تربیت، وغیرہم کے علاوہ جدید ترین کمپیوٹرز کی تعلیم کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

☆ ...... فارغ التحصیل فضلاء وفاضلات اندرون وبیرون ملک شاندار دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

☆ ...... دیگر عملہ کے علاوہ 15 اساتذہ طلبہ کو اور 25 معلمات طالبات کو پڑھا رہی ہیں۔

☆ ...... اس سال مختلف شعبہ جات سے فارغ التحصیل طلبہ وطالبات کی تعداد 514 ہے۔

☆ ...... ''جامعہ قادریہ عالمیہ'' اور اسکے شعبہ خواتین ''شریعت کالج طالبات'' کی زیر سرپرستی اندرون وبیرون ملک 250 سے زائد ذیلی شاخیں دین کی شمع روشن کر رہی ہیں۔

☆ ...... انٹرنیٹ www.ahlesunnat.info پر دنیا بھر سے آنے والے اور دیگر ذرائع سے آنے والے سوالوں کے مدلل جوابات وفتاویٰ جات بھی جاری کیئے جاتے ہیں۔

☆ ...... ''شریعت کالج طالبات'' کی تعمیرات نقشہ کے مطابق مکمل ہوگئی ہیں، رہائش کی سخت تنگی کے پیش نظر مزید توسیع کی فوری ضرورت ہے، جس کیلئے اراضی خرید لی گئی ہے۔

☆ ...... ''جامعہ قادریہ عالمیہ'' کا عظیم الشان ''غوث اعظم بلاک'' مکمل ہوگیا ہے۔ رہائش کی تنگی کے پیش نظر ایک اور عظیم الشان 3 منزلہ بلاک کی تعمیر کی فوری ضرورت ہے۔ ☆ ...... ''جامع مسجد عیدگاہ'' تعمیرات کے آخری مراحل میں ہے۔

☆ ...... شہر گجرات میں اشد ضرورت کے پیش نظر کچہری چوک سے متصل چوہدری ظہور الٰہی سٹیڈیم کے مین گیٹ کے سامنے ایک انتہائی قیمتی قطعہ اراضی حاصل کرکے ''جامعہ سیدنا علی (برائے طلبہ وطالبات)'' کی عظیم الشان 3 منزلہ عمارت اور ''جامع مسجد ختم نبوت'' کی توسیع کا کام شروع کر دیا گیا ہے، جس کا تخمینہ لاگت 15 ملین روپے سے زائد ہے۔

☆ ...... جامعہ قادریہ عالمیہ کے بالمقابل بائی پاس روڈ گجرات پر ایک نیا رہائشی بلاک، ایک مسجد مسافراں، باب غوث اعظم، اور انٹرنیشنل مکتبہ اہلسنت کی تعمیرات کا کام بھی شروع کر دیا گیا ہے۔

☆ ...... سال رواں میں تعلیم، خوراک اور رہائش کے اخراجات 48 لاکھ روپے تک پہنچ چکے ہیں، جبکہ تعمیرات کا کام تسلسل سے جاری ہے، جس کیلئے کروڑوں روپے کی ضرورت ہے۔

احباب سے اپیل ہے کہ ان عظیم الشان دینی منصوبہ جات کی تکمیل کیلئے پرخلوص دعائیں فرمائیں اور اس عظیم دینی خدمت اور صدقہ جاریہ میں اخلاقی ومالی تعاون کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔ کیونکہ اس پرفتن دور میں دینی مدارس سے تعاون سب سے بڑی دینی خدمت ہے

الداعی الی الخیر: پیر محمد افضل قادری

مہتمم: جامعہ قادریہ عالمیہ وشریعت کالج طالبات سرپرست اعلیٰ: مساجد ومدارس کثیرہ

بینک اکاؤنٹ نمبر 2-8090
حبیب بینک سرگودھا روڈ گجرات

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

انقلاب نظام مصطفی ﷺ کا حقیقی علمبردار

بیادگار: آفتاب طریقت وشریعت، قطب الاولیاء حضرت خواجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اہل حق اور اہل جنت کا ترجمان

ماہنامہ

آوازِ اہل سنت

گجرات پاکستان

اگست 2005ء
جمادی الثانی / رجب

زیر سرپرستی: پیشوائے اہل سنت، استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالیہ، مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت، مہتمم: جامعہ قادریہ عالیہ + شریعت کالج طالبات

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری ☆ ایڈیٹر: صاحبزادہ محمد اسلم قادری

مقام اشاعت: "مرکز اہلسنت" نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

قیمت 10 روپے، دفتر سے مستحقین فری حاصل کر سکتے ہیں!

سالانہ ممبر شپ حاصل کرنے کیلئے پاکستان سے 120 روپے، عرب ممالک سے 50 درہم، برطانیہ ویورپ سے 10 پونڈ، امریکی ریاستوں سے 20 ڈالر منی آرڈر کریں۔

معاونین: علامہ ساجد قادری، علامہ راشد قادری، علامہ شہباز چشتی قانونی مشیر: میاں اشرف تنویر ایڈووکیٹ، چوہدری فاروق حیدر ایڈووکیٹ

ادارتی بورڈ: سید فضل رضا، صاحبزادہ محمد فاروق علی، محمد جاوید اقبال، کامران محمود، شہزاد احمد، ندیم اقبال، وحید بیگ، قاضی مشتاق، خالد محمود، تعبیر عباس، قیصر شہزاد، احمد کمال، بہشت بیگ، مطلوب عالم

سرکولیشن منیجر: محمد الیاس زکی، مصطفیٰ کمال، حافظ مشتاق، محمد اشرف کمپوزنگ: راحیل رؤف، بشارت محمود آفس سیکرٹری: حافظ شبیر حسین ساہی

برائے رابطہ: دفتر ماہنامہ آوازِ اہل سنت، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان
فون: 402-053-3521401 فیکس: 3511855 ای میل monthly@ahlesunnat.info

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترتیب !!!

ٹائٹل	اگست 2005ء	1
ان سائڈ ٹائٹل	تعارف جامعہ قادریہ عالمیہ	2
اداراتی صفحہ	ماہنامہ ''آوازِ اہل سنت'' گجرات پاکستان	3
حمد و نعت	پیشکش: ''قادری نعت کونسل''	5
اداریہ	ادارہ	6
درس قرآن: معراج رسول ﷺ	محدث ہند سید محمد کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ	7
درس حدیث: ارشاد نبوی اور امام اعظم علیہ الرحمہ ...	پیشوائے اہل سنت پیر محمد افضل قادری	12
بعد از وصال معجزات اور کرامات	مفتی غلام حیدر نقشبندی قادری	19
دارالافتاء اہلسنت: علوم مصطفیٰ ﷺ	صاحبزادہ محمد عثمان علی قادری	22
سچی حکایات	سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب	30
دانش حجاز	جناب محمد دین سیالوی، برطانیہ	33
فقیہ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	علامہ محمد راشد تنویر قادری	37
(اردو را انگلش) Teachings of Islam	Allama Sajid ul Hashemi	41
خبر نامہ	نیوز ایڈیٹر علامہ محمد ابو تراب بلوچ	42
بیک سائڈ	اشتہار معراج کانفرنس و عرس مبارک	44

ماہنامہ ''آوازِ اہل سنت'' میں موجود تحریریں جید علماء دین و مفتیان اسلام کی نظر ثانی کے بعد شائع ہوتی ہیں فسبحان اللہ عما یصفو[ن]

marfat.com

حمد
نعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللّٰہ
مَا فِیْ قَلْبِیْ غَیْرُ اللّٰہ
نُوْرِ مُحَمَّدْ صَلَّی اللّٰہ
لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

Hasbii rabbi jallallaah
Maa fii qalbii ghayrallaah
Nuur-e-Muhammad sallallaah
Laa ilaaha illallaah

اول و آخر ہے اللہ
ظاہر و باطن ہے اللہ
حافظ و ناصر ہے اللہ
لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

Awwal-o-Aakhir hai Allaah
Zaahir-o-Baatin hai Allaah
Haafiz-o-Naasir hai Allaah
Laa ilaaha illallaah

کون و مکاں میں ہے اللہ
دونوں جہان میں ہے اللہ
جسم میں جاں میں ہے اللہ
لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

Kown-o-makaan main hai Allah
Dunoon jahaan main hai Allah
Jism main jaan main hai Allah
Laa ilaaha illallaah

معراج کی رتیا دھوم یہ تھی
اک راج دلارا آوت ہے
لولاک کا سہرا سر سوہت
وہ احمد پیارا آوت ہے
حوروں نے کہا جب بسم اللہ
غلماں نے پکارا الا اللہ
خود رب نے کہا ماشاء اللہ
محبوب ہمارا آوت ہے
جبریل امیں یہ کہتے چلے
اے عرشیو! تمرے بھاگ جگے
تعظیم کو سب ہو جاؤ کھڑے
سردار ہمارا آوت ہے
یسین کی چمک ہے داتن میں
طٰہٰ کا کرشمہ آنکھن میں
والفجر کا جلوہ گالن میں
وہ عرش کا تارا آوت ہے

پیشکش: ''قادری نعت کونسل'' نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات

marfat.com

امریکی مسلمانوں کیلئے پیغام!

پیشوائے اہل سنت پیر محمد افضل قادری
کا دورۂ امریکہ سے واپسی پر

اداریہ

عالمی تنظیم اہل سنت کے مرکزی امیر اور خانقاہ عالیہ نیک آباد کے سجادہ نشین پیشوائے اہل سنت پیر محمد افضل قادری نے دورۂ امریکہ کے دوران نیویارک، جرسی سٹی، واشنگٹن، ورجینیا، سیکرامنٹو، وڈلینڈ، یوباسٹی، ہوسٹن اور سان فرانسیسکو میں عظیم الشان اجتماعات سے خطابات کیئے اور اسلامک سنٹرز کا وزٹ کیا۔ واپسی پر انہوں نے درج ذیل پیغام چھوڑا :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

1۔ مسلمان سب سے زیادہ توجہ اپنی علمی کمزوری کو دور کرنے پر مرکوز کریں۔ ماہر اور باعمل علماء کی کمی دور کرنے کیلئے دینی مدارس کی بھرپور سرپرستی کریں اور ہر مقام پر لائبریریاں اور دینی حلقے قائم کریں اور مسلمانوں کے علماء اور عوام اپنے دینی مطالعہ کو وسیع سے وسیع تر کریں۔

2۔ مسلمان اپنے آپ کو اسلام اور پاکستان کا سفیر سمجھیں اور اسلام کی اعلیٰ تعلیمات اور اخلاق پر عمل پیرا ہو کر غیر مسلموں کو اسلام اور پاکستان سے متاثر کریں۔

3۔ ٹیپ میں بھری آواز کے ذریعے تکبیر سے جانور ذبح کرنا غیر شرعی ہے، ایسے جانور کا گوشت مردار کے حکم میں ہے۔ مسلمانانِ امریکہ صرف ایسے جانوروں کا گوشت کھائیں جن پر ذبح کرنے والے نے خود تکبیر پڑھی ہو اور وہ مسلمان یا اہل کتاب ہو۔ امریکہ کے دینی حلقے مسلمانوں کیلئے حلال گوشت مہیا کرنے کیلئے بھرپور کردار ادا کریں۔

4۔ برطانیہ اور مصر میں حالیہ دہشت گردی کے واقعات قابل مذمت ہیں بے گناہ لوگوں کو مارنے والے دشمنانِ اسلام کے ایجنٹ ہیں۔ برطانیہ اور مصر کی طرح افغانستان، فلسطین، کشمیر اور عراق میں امریکی، اسرائیلی و بھارتی دہشت گردی بھی قابل مذمت ہیں۔ مسلمانانِ عالم بلکہ اقوام عالم ہر مقام پر ہونے والی دہشت گردی کی مذمت کریں اور امن و سلامتی کیلئے کردار ادا کریں۔

5۔ اہل سنت و جماعت (بریلوی) مکتبہ فکر کے علماء اور مدارس نے ہمیشہ دہشت گردی کی مخالفت کی ہے، لہٰذا تمام مدارس اسلامیہ کو بدنام کرنے کی سازش کو ناکام بنایا جائے تاکہ دین اسلام کی تعلیم و تربیت کے نظام کی تباہی نہ ہونے پائے۔ دشمنانِ اسلام کی ایجنسیوں اور ایجنٹوں نے وہابی (دیوبندی اہلحدیث مودودی) فکر کے علماء طلبہ اور مدارس کو دہشت گردی کیلئے استعمال کیا ہے۔ لہٰذا صرف وہابی و شیعہ فکر کے مدارس کو اس صورتحال کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے !!!

6۔ www.ahlesunnat.info پر اردو English اور عربی میں قرآن و سنت اور انکی تعلیمات سے استفادہ کریں۔

درس قرآن

معراج رسول صلی اللہ علیہ وسلم

محدث ہند سید محمد کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

"سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من ایاتنا انہ ھوالسمیع البصیر."

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جو لے گیا اپنے بندے کو تھوڑی سی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرداگرد ہم نے برکت دی ہے، تاکہ دکھائیں بندہ کو اپنی نشانیاں، بے شک وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 15، سورہ اسراء، آیت: 1۔

قرآن کریم کی یہ دو سطریں ہیں کہ آج تیرہ سو برس سے ہر زمانہ وصدی میں تفسیریں لکھی گئیں، مجلد کے مجلد تیار ہو گئے۔ مگر سچ یہ ہے کہ حق تفسیر ادا نہ ہو سکا۔

اعجاز قرآن دیکھو کہ واقعہ کی تصویر کشی، مخالفین کی نکتہ چینی کا دندان شکن جواب، موقع، اہتمام وغیرہ۔ کثیر مضامین کو، جن کیلئے ہمیں دفتر بھی کافی نہیں، چند لفظوں میں کہہ سنایا۔

آیئے! اور اس ازلی کلام کو دیکھئے جس میں دو سطروں نے ہم کو دفاتر سے مستغنی کر دیا ہے اور روحانیت بھرے دلائل سے واقعہ کی صورت کو بے حجاب کر دیا ہے۔ فرمایا:

"سبحان" یعنی پاک ہے۔

اللہ اللہ کیا شان اعجاز قرآن ہے کہ مولیٰ تبارک و تعالیٰ کے تمام صفات کمالیہ سے منتخب فرما کر، یہاں لفظ "سبحان" فرمایا گیا ہے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیے کہ مسئلہ معراج پر تقریر کرنے سے پہلے اس مضمون کا عنوان "سبحان" قرار پایا ہے۔

بات یہ ہے کہ "سبحان" کا مادہ عربی قاعدہ سے "س ب ح" ہے اور لغت میں اسکے معنی میں تیز رفتاری داخل ہے۔ اہل عرب " سبح، سبوحا" اس وقت کہتے ہیں کہ جب گھوڑا تیزی سے دوڑتا ہوا نکل جائے۔

"سبحان" کی سرخی نے بتادیا کہ آئندہ جو مضامین بیان ہوں گے ان میں کسی خاص تیز رفتاری کا ذکر ہوگا، اسی مقام پر بیان کی جانے والی تیز رفتاری کے امکان کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ لہذا فرمایا:

"الذی اسری" یعنی جو لے گیا۔

لفظ "لے گیا" کے لئے عربی میں "اذھب اور ذھب" کثیر الاستعمال ہے اور قرآن کریم میں جا بجا یہ لفظ آیا ہے لیکن اس کو ترک فرما کر لفظ "اسری" اس جگہ پر فرمایا گیا ہے۔

بات یہ ہے کہ "اسری" اور "اذھاب" یا "ذھاب" میں ایک باریک لغوی فرق ہے، یعنی اگر لے

marfat.com

جانے والا خود بھی ساتھ ہے تو ''اسری'' کہا جاتا ہے اور ''اذھاب'' وغیرہ میں یہ ضروری نہیں۔ یہاں بتایا گیا ہے کہ سفر معراج میں قدرت کی زبردست طاقت ہمراہ تھی اور لے جانے والا جانے والے کے ساتھ تھا۔

اگر تم قدرت کی زبردست آزادی اور اس کے نت نئے نرالے جلوے اور انوکھے مظاہرے کو جانتے بوجھتے محسوس کرتے ہو تو بلاشبہ تیز رفتاری کے مسئلہ کا امکان بلکہ وقوع اسی ایک لفظ سے ہو گیا۔ ورنہ مجھے اجازت دی جائے کہ آپ کو کسی مشہور ڈاکٹر یا تجربہ کار حکیم کے پاس جانے کا مشورہ دوں۔ کیا دنیا میں ایسا کوئی بھی عقلمند انسان ہے کہ کمزور انسان سے امید رکھتے ہوئے (کہ موجودہ تیز رفتار چیزوں سے زیادہ تیز رفتار چیز بھی بنا سکتا ہے) قدرت کو ایسا معاذ اللہ لولہ لنگڑا سمجھتا ہے کہ اس سے غیر معمولی رفتار کی خلقت سے مایوس ہے؟ اگر کوئی ایسا ہے تو مجھے اسکو انسان کہنے میں بہت تکلف ہے!!!

مسئلہ وقوع تیز رفتاری کے کامل حل کیلئے تین باتوں کی ضرورت ہے:

اول معلوم ہو جائے کہ تیز رفتار کون تھا؟ بترتیب بتایا گیا ہے کہ ''بعبدہ'' یعنی اپنے بندے کو۔

آؤ! آؤ! روحانی معراج کے سرمایہ داروں کا جائزہ لو اور دیکھو کہ قرآن ان کو کتنے پانی میں بتاتا ہے؟

پوچھو! اور ہاں ہاں ضرور پوچھو کہ ''عبد'' کس کو کہتے ہیں؟ کیا بندہ سے مراد روح ہے؟ ہاں نہ کہنا۔ ورنہ تمہارا نوکر ہر کام میں کہہ دے گا کہ بندہ نواز! روح بازار میں کام کرنے گئی ہے، میرا جسم خدمت نہیں کر سکتا بندہ نے نوکری تو کی ہے مگر آپ تو خود کہتے ہیں کہ بندہ روح کا نام ہے۔

پھر کیا جسم لفظ بندہ سے مراد ہے؟ ہرگز نہیں، ورنہ موت کے بعد بھی نعش سے مالک کام کی فرمائش کرے گا اور عدم تعمیل کے جرم میں سزا دیا کرے گا۔

سلیم طبیعتیں سمجھ گئیں کہ ''عبد'' یعنی بندہ یا نوکر، ان الفاظ کا اطلاق جسم مع روح پر ہے اور یہی صورت مشکلات کو دفع کرتی ہے۔ قرآن کریم کے ایک لفظ نے ظاہر فرمایا کہ معراج کا سفر نہ خواب وخیال تھا، نہ جنازہ برداری، بلکہ معراج والے آقا جسم وروح دونوں کے ساتھ مرتبۂ قرب پر فائز ہوئے تھے۔ صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ۔

مدت سفر ظاہر فرمانے کیلئے ارشاد ہوتا ہے:

''لیلاً'' تھوڑی رات میں۔

عربی زبان میں ''لیلاً'' نکرہ ہے اور اس کے معنی میں کمیٔ وقت کی شان پائی جاتی ہے۔ اس لفظ نے جہاں قلت وقت کو صاف بیان کردیا ہے، وہاں مدعیانِ معراجِ روحانی پر دوسرا قہر یہ ڈھایا ہے کہ اگر روح کی تیز رفتاری کو اس واقعہ سے تعلق ہے تو تھوڑی سی رات میں یہ کون سا عجب واقعہ ہے، جس کے بیان میں ایک ایک لفظ میں ہزاروں اہتمام رکھے گئے ہیں۔ دنیائے خواب اور عالم تصور میں روح اتنی مسافت طے کرتی رہتی ہے، جس کے بیان کی قلت کے لیے ''لیلاً'' کا لفظ بھی کافی ہے اور جس کی مقدار وہی فلسفہ کا ''جزلایتجزی'' ہے۔ کیا قرآن کریم کو کلام الٰہی مانتے ہوئے لفظ ''لیلاً'' سے روحانی معراج کی تائید کرانا اس معجزہ نما کلام مقدس سے مضحکہ (مذاق) نہ سمجھا جائے گا؟

احادیث صحیحہ نے ''لیلاً'' کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ واپسی پر زنجیر مبارک متحرک اور بستر شریف گرم تھا

باقی رہا یہ مرحلہ کہ مسافت سفر کتنی تھی، اس کے متعلق کہا گیا:

"من المسجد الحرام الی المسجد الاقصٰی"

ترجمہ: مسجد حرام سے مسجد اقصٰی تک۔

مسجد حرام مکہ معظمہ کا دوسرا نام ہے اور اس پر عامہ اہل اسلام کا اتفاق ہے اور مسجد اقصٰی جمہور کے نزدیک "بیت المقدس" سے تعبیر ہے، لیکن محققین کا ایک مقدس گروہ مسجد اقصٰی کا دوسرا ترجمہ کرتا ہے۔ ان کے نزدیک مسجد کا معنی "مقام سجود" ہے اور اقصٰی کا ترجمہ "منتہی" ہے، یعنی وہ منتہائے مقام سجود جس کے بعد امکان، عالم امکان میں غیر موجود ہے اور ایسا مقام عرش اعظم ہے۔

اس تحقیق پر مقدار مسافت مکہ سے شروع ہو کر عرش اعظم پر ختم ہوتی ہے۔ اس کی تائید میں آگے کے یہ الفاظ پیش کیے جاتے ہیں "الذی بارکنا حولہ" وہ مسجد اقصٰی جس کے گرداگرد ہم نے برکت دے رکھی ہے۔

کہتے ہیں کہ مسجد "بیت المقدس" کی برکت و عظمت پر ایمان ہے، لیکن اس کے گرد و پیش کے برکات منصوص نہیں ہیں اور عرش اعظم کے گرد مقربین ملائک کی جبہ سائی، انوار و برکات کی کثرت شریعت نے ظاہر فرمادی ہے۔ لہٰذا اس مقام پر مسجد اقصٰی عرش اعظم کا مرادف ہے

یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ مسجد اقصٰی سے اس مقام یقیناً عرش اعظم ہی مراد ہے اور نہ ہی محققین کا ارشاد ہی محض بے بنیاد ہے، لیکن اتنے حصہ پر اجماع ہے کہ مسجد حرام سے بیت المقدس تک کا سفر منطوق ہے اور سفر کے اتنے حصے سے انکار کرنا صریحاً بے دینی ہے۔ بقیہ سفر کو بھی قرآن کریم نے دوسری جگہ ان لفظوں میں بیان فرمایا ہے:

"دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی."

ترجمہ: "قریب ہوئے تو نزدیک پہنچے، پس دو کمانوں کی مقدار تھی، بلکہ اس سے زیادہ قریب ہوئے۔"

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 27، سورہ نجم، آیت: 7,8.

جمہور ائمۂ اسلام نے (جن کے خلاف کہنا سخت جہالت اور خرق اجماع ہے) اس آیۂ کریمہ سے حضور سید عالم ﷺ کا آسمانی سفر مراد لیا ہے۔ چنانچہ اسی سلسلہ کلام میں اس عبد مقدس (روحی لہ الفداء) کا تذکرہ (جس کے سفر معراج کی تصویر کشی قرآنی، تم ابھی پڑھ چکے ہو) یوں فرمایا ہے:

"فاوحی الی عبدہ ما اوحی."

ترجمہ: "پس دکھایا اپنے بندے کو جو کچھ سکھایا"

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 27، سورہ نجم، آیت: 10.

اللہ اللہ کیا وجد میں لانے والا ارشاد ہے، یعنی قادر مطلق کے اختیار و قدرت اور حضور اقدس ﷺ فداہ ابی و امی کی استعداد و قابلیت کا تصور کرو اور خود سمجھ لو کہ مالک نے کتنے علوم دیے ہوں گے اور محبوب نے کس قدر زیور علم سے اپنے آپ کو آراستہ کیا ہوگا۔ حضور ﷺ کے وفور علم کے منکرین یا تو قادر کی قدرت پر ایمان نہیں رکھتے یا سرکار ﷺ میں قابلیت و استعداد کی نسبت کو کمزور جانتے ہیں۔ فلاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم !

خوب کہا ہے۔

لکھے نہ پڑھے جناب والا
شاگرد رشید حق تعالیٰ

بات دور جا پڑی، کہنا صرف اسقدر تھا کہ ایک

marfat.com

طرف لفظ ''عبد'' کو دونوں آیتوں میں یاد رکھو، دوسری طرف احادیث شہیرہ وصحاحِ مروجہ پیش نظر رکھو تو آسمانی معراج کے منکرین پر ضلالت کا فتویٰ ائمۂ اسلام کی حق پسندی پر مبنی ہے۔

کسی سفر نامہ کی تکمیل، جب تک غایت سفر بیان نہ کر دی جائے، ناقص ہے۔ قرآن کریم نے انہیں دو سطروں میں اس کو بھی واضح کر دیا ہے اور فرمایا ہے:

''لنریه من آیاتنا''

ترجمہ: ''تا کہ دکھائیں ہم اس بندہ کو اپنی نشانیاں۔''

عربی قاعدہ کی رو سے آیات جمع ہے اور ضمیر متکلم کی جانب مضاف ہے اور اصول میں مبرہن ہو چکا ہے کہ ایسی صورت میں استغراق کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ اور لفظ ''من'' کا یہاں بمعنی بعض ہونا غیر معقول ہے۔ اس بنا پر آیۂ کریمہ کا منشأ یہ ہوا کہ سفر معراج تمام قدرتی نشانیوں کے مشاہدہ کے لئے تھا۔

گزشتہ اوراق کے اس مضمون کو یاد کرو کہ جناب اقدس ﷺ کے علوم میں جہاں اس بلند و بالا سرکار ﷺ کی کامل و اکمل قابلیت کو دخل ہے، وہاں قدرت قادر مطلق کامل واکمل (جل وعلا) کا ظہور ہے اور جس طرح قدرت کیلئے تعلیمی نقصان عیب ہے جبکہ تعلیم کا ارادہ ہو، اسی طرح طریقۂ تعلیم کی کمزوری بھی نازیبا ہے۔ لہذا وحی سے زیادہ قوی طریقہ اختیار کیا گیا اور ماکان و مایکون کا مشاہدہ کرا دیا گیا، جو اعلیٰ ترین طریقۂ تعلیم ہے اور اسی مشاہدہ ومعائنہ کے لئے وہ اہتمام کیا گیا، جس کو لکھنا مضمون کو دہرانا ہے۔

ختم مضمون پر ارشاد ہوتا ہے:

''انه هو السمیع البصیر.''

ترجمہ: ''بے شک وہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔''

اس ارشاد کا انداز بھی عجیب وغریب ہے۔ ''انه'' میں ضمیر ہے، جس کا مرجع یا تو لفظ ''عبد'' ہے یا سبحان الذی میں لفظ ''الذی'' ہے۔ اور ہر اعتبار سے معنی جداگانہ ہیں اور صحیح محمل پر ہیں اور ایسی حالت میں ''اصولیین'' کے نزدیک دونوں معنی معتبر ومنصوص ہوتے ہیں، اگر مرجع لفظ ''عبد'' ہے اور اس شق کو ترجیح قرب کے سلسلے سے حاصل ہے تو آیت کا ترجمہ ہو گا:

''بیشک وہ بندہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔''

اس خاتمۂ بیان میں مدعیان معراج روحانی کی مزید خبر گیری ہے کہ یہ سفر مجموعۂ روح وجسم کا ہوا، تو سکتہ وغفلت کا بھی اس میں شائبہ نہ تھا، بلکہ مسافر نواز، معراج والا آقا آواز کو سنتا اور ہر مرئی کو دیکھتا جاتا تھا۔ صلوات اللہ وسلامه علیه وعلی آله واصحابه اجمعین.

اور اگر مرجع ضمیر ''الذی'' ہے تو معنی یہ ہوئے

''بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔''

اور اس کو تمام انداز قرآنی سے ترجیح ہے۔

جن لوگوں کو تلاوت قرآن کریم کا فہم معنی کے ساتھ شرف حاصل ہے، ان کو اس فقرہ میں اگر مضامینِ سابقہ کے اعتبار سے اجنبیت معلوم ہو تو مقام تعجب نہیں ہے۔ قرآن کا طریقۂ بیان ہے کہ جس مقام پر جس واقعۂ واحکام وغیرہا کو بیان کیا ہے اور اس موقع پر حضرت حق (جل وعلا) کی جس صفت کمال کا تعلق ہے، اسی صفت سے مولیٰ تعالیٰ کی صفت کی جاتی ہے۔

marfat.com

اس انداز کلام کا تقاضہ تھا کہ واقعۂ معراج کے بعد قدرت مطلقہ کا بیان ہوتا اور فرمایا جاتا:

''واللہ علی کل شی قدیر۔''

ترجمہ: ''اور اللہ ہر چاہت پر قادر ہے۔''

لیکن اس صفت کو ترک فرما کر صفت سمع وبصر کو بیان کرنا، جس کو واقعۂ معراج سے بظاہر کوئی تعلق نہیں، ظاہر بین نگاہوں میں بالکل اجنبی ہے۔ فرمان کے اس ٹکڑے کا ذوق حاصل کرنے میں آپ کو جانبازانِ عشق کے آستانہ پر حاضری کی تکلیف دوں گا اور سرمستان بادۂ وحدت کی نیازمندی کی طرف دعوت دوں گا۔

ہاں ہاں! کیا آپ کا دل محبت سے خالی ہے؟ کیا آپ نے مجازی محبت کا مزا بھی نہیں چکھا؟ محروموں سے بحث نہیں۔ ورنہ اقل درجہ باپ اور بیٹے، ماں اور فرزند کی محبت کا تماشا کون ہے، جو رات دن نہیں دیکھتا؟ اگر تم کو کبھی اس منظر کا لطف حاصل ہوا ہے کہ پیارا فرزند یا کوئی محبوب سفر کر رہا ہے اور چاہنے والے آنے والے فراق کے زمانے اور ستانے والی جدائی کی گھڑیاں یاد کر کے آبدیدہ ہو کر کہہ پڑتے ہیں کہ:

''اے مسافر! جا بخیریت، جا اللہ تیرا محافظ و نگہبان ہے، تجھے خدا کو سونپا، جو تیری بات کا سننے اور دیکھنے والا ہے''

تو تم کو اس جملہ کا صحیح مطلب کھل جائے گا کہ سفر معراج درپیش ہے، رات کا وقت ہے، اعزاء و اقرباء موجود نہیں ہیں، احباب سو رہے ہیں، کون الوداعی اذ ریس پڑھے؟ کون رخصتی کے کلمات کہے؟ کون خدا حافظ و نگہبان کہے؟ اس وقت کا سفر بھی طویل ہے، راستہ دیکھا نہیں ہے۔ منزلیں نامعلوم ہیں، مسافت کا پتہ نہیں، ہم اہی غیر جنس ہیں، ماں باپ ہوتے تو فال نیک کے کلمات بولتے، اعزاء و اقرباء ہوتے تو باطمینان رخصت کرتے، احباب ہوتے تو رفاقت ہی کرتے۔ ایسے وقت ازلی محبت کے دریا میں جوش پیدا ہوتا ہے اور اس کی ایک ایک لہر پکار پکار کر کہہ رہی ہے:

''اے مسافرِ زمین و آسمان مبارک ہو انہ ھو السمیع البصیر۔ گھبراؤ نہیں! تمہارا چاہنے والا وہی مولی تمہارا نگہبان و حافظ ہے۔ تمہاری ہر بات کا سننے والا اور ہر کام کو دیکھنے والا ہے۔''

یہ کارخانۂ محبت کا جلوہ ہے کہ خود بلاتے ہیں، اپنے ساتھ لے جاتے ہیں، اپنے پاس لے جاتے ہیں، خود رخصت کرتے ہیں اور خود ہی میزبان بھی ہیں۔ یعنی آسمانی سفر میں ہر آسمان پر جشن استقبال، درجات جنت و طبقات دوزخ کا معائنہ، جبریل علیہ السلام کی رفاقت کا قطع ہونا، رحمت و جلال کا ابھار، ہیبت و جلال کا رعب، قرب خاص، شفاعت امت کامل، وصال، راز و نیاز، عطائے خلعت، فرضیت نماز و روزہ وغیرہ ہر عنوان مبسوط تحریر کا متقاضی ہے اور قصیدۂ معراجیہ حضور امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ نے طول تحریر سے مستغنی کر دیا ہے۔

کس شان سے دو جہاں کا سرور — پہنے ہوئے حلۂ منور
کھولے ہوئے گیسوئے معنبر — باندھے ہوئے شملۂ معطر
با زینت و جاہ شوکت دفتر — گھوڑے پر چلے سوار ہو کر
ادریس مقیم چرخ اخضر — بولے کہ قسیم حوض کوثر
گر بسر و چشم من نشینی — نازت کشم کہ نازنینی

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ!

الصلوۃ والسلام علیک یا نبی اللہ !!!

marfat.com

درسِ حدیث

ارشادِ نبوی اور امامِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

"عَنۡ اَبِیۡ هُرَيۡرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَوۡكَانَ الدِّيۡنُ عِنۡدَالثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهٖ رَجُلٌ مِّنۡ فَارِسٍ اَوۡ قَالَ مِنۡ اَبۡنَاءِ فَارِسٍ حَتّٰى يَتَنَاوَلَهٗ." (1)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر دین ثریا کے پاس ہو گا تو بے شک فارس کا ایک شخص اسے وہاں سے بھی حاصل کرلے گا۔''

لغوی تشریح:

الدین: دین کا معنی ہے جزاء، قانون، قضاء، حساب، پرہیز گاری، آسمانی مذہب وغیرہا یہاں ''الدین'' سے مراد شریعت اسلامیہ کا علم ہے۔ جیسا کہ اس حدیث کی ایک اور روایت میں الدین کی جگہ ''العلم'' کا لفظ بھی آیا ہے

الثریا: ثری کی تصغیر ہے، یہ ان اکٹھے سات ستاروں کا نام ہے جو برج ثور کے اِرد گرد ہوتے ہیں۔

فارس: پارس بن ناسور بن سام بن نوح کا عربی نام ہے۔ پارس نے شیراز، اصفہان اور کئی دوسرے شہر تعمیر کروائے جس کے بعد یہ علاقے عرب میں فارس اور عجم میں پارس کا نام اختیار کر گئے۔ اسی فارس کے بارے میں حدیث نبوی ہے:

" اِنَّ اللّٰهَ اخۡتَارَ مِنۡ م بَيۡنِ خَلۡقِهٖ مِنَ الۡعَرَبِ قُرَيۡشًا وَّمِنَ الۡعَجَمِ فَارِسًا."

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے عرب سے قریش کو اور عجم سے فارس کو چنا۔''

یاد رہے کہ عہد نبوی میں کابل کے علاقے بھی فارس میں شامل تھے۔

نبی غیب دان کی شانِ اعجاز

ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ایک شان اعجاز یہ بھی ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے روز قیامت تک پوری کائنات پر شاہد (حاضر وناظر) بنا کر بھیجا ہے، حضور دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"اِنَّ اللّٰهَ قَدۡ رَفَعَ لِیَ الدُّنۡيَا فَاَنَا اَنۡظُرُ اِلَيۡهَا وَاِلٰى

حوالہ 1: "صحیح مسلم" کتاب فضائل الصحابة، باب فضل فارس، حدیث نمبر 4618. (ترقيم العلمية)
و "مسند احمد" باقی مسند المکثرین، مسند ابی ھریرة رضی الله تعالیٰ عنه، حدیث نمبر 7735.
و رواه البخاری فی صحیحه بطریق آخر، کتاب تفسیر القرآن، باب قوله "وآخرین منهم لما یلحقوا بهم" الخ، حدیث:4518

مَا هُوَ كَائِنٌ فِيهَا اِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى كَفِّيْ هٰذِهٖ" (2)

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ نے کائنات میرے سامنے رکھ دی ہے۔ میں کائنات کو اور قیامت تک جو کچھ اس میں ہونے والا ہے کو ایسے دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو۔"

ابتدائے مضمون میں دی گئی حدیث شریف کا مصداق امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

نبی غیب دان ﷺ نے زمانہ ماضی کے بارے میں "اخبار غیب" کی طرح زمانہ آئندہ کے بارے میں بھی ہزاروں پیشین گوئیاں فرمائی ہیں، یہ حدیث مبارک بھی نبوت کی ایک سچی پیشین گوئی ہے۔

محدث کبیر امام احمد ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے "الخیرات الحسان" میں خاتمۃ المحدثین علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے "تبییض الصحیفہ" میں سند المحدثین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "کلمات طیبات" میں اور دیگر بہت سے اکابرین اسلام نے اپنی کتب میں یہ صراحت فرمائی ہے کہ اس حدیث مبارک میں جس آسمان علم ہستی کے بارے میں پیشین گوئی فرمائی گئی ہے وہ ہستی امام الائمہ سراج الامہ حضرت امام اعظم، نعمان بن ثابت ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

کیونکہ فارس النسل لوگوں میں اور دور تابعین سے لے کر آج تک کمال عقل وذہانت، فقہی بصیرت، اعلیٰ اجتہادی قوت اور علمی و عملی فضیلت میں کوئی شخص آپ کے ہم پایہ نہیں دیکھا گیا۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روشن کرامت ہے کہ غیر مقلدین وہابیہ (نام نہاد اہل حدیث) کے مسلّم بزرگ نواب صدیق حسن بھوپالی نے "اتحاف النبلاء" میں امام اعظم امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس حدیث کا مصداق قرار دیا ہے اور اپنی کتاب "الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ" میں امام ابوحنیفہ کے نام کے ساتھ "الامام الاعظم" لکھ کر آپکی عظمت وبزرگی کا اعتراف کیا ہے۔

اب مناسب ہوگا کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت طیبہ اور آپ کے فضائل ومکارم کے بارے میں چند سطور ہدیہ ناظرین کی جائیں۔

امام اعظم امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام الائمہ، سراج الامہ، امام اعظم، سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ 80ھ میں کوفہ شہر میں پیدا ہوئے۔ امام اعظم کے پوتے فقیہ اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کے مطابق آپ کا نام نعمان آپ کے والد کا نام ثابت دادا کا فارسی نام زوطی اور اسلامی نام نعمان اور پردادا کا نام مرزبان ہے۔

امام اعظم کے آباؤ اجداد فارسی النسل تھے۔ امام اعظم کے دادا زوطی کابل میں رہائش پذیر تھے۔ کابل اس وقت ملک فارس کا حصہ تھا خلیفہ چہارم سیدنا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے عہد خلافت میں مسلمان ہوئے اور آپ سے بے پناہ محبت وعقیدت کی بنا پر کابل چھوڑ کر کوفہ میں سکونت اختیار کی۔ کوفہ میں حضرت

حوالہ2: "معجم کبیر" للامام الاجل الطبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔
و "مجمع الزوائد ومنبع الفوائد" امام علی بن ابوبکر الہیثمی علیہ الرحمہ، جلد:7، صفحہ:287، قاہرہ۔
و "حلیۃ الاولیاء" امام ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی علیہ الرحمہ، جلد:8، صفحہ: 101، بیروت۔

marfat.com

زوطی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام ثابت رکھا اور برکت کی دعا لینے کی غرض سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لے گئے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ثابت کیلئے دعا برکت فرمائی جس کا اثر یہ ہوا کہ ثابت رحمۃ اللہ علیہ جوان ہوئے شادی کی تو ان کے ہاں امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے جو اس زمانے میں مسلمانوں کے بڑے بڑے مذہبی پیشواؤں کے بھی امام و پیشوا ہوئے اور قرآن وحدیث کے وہ راز نکال کر امت کے سامنے رکھ دیئے جن کو دیکھ کر بڑے بڑے مجتہد امام بھی عش عش کر اُٹھے اور اس طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وہ پیشن گوئی بھی پوری ہو گئی جس میں آپ کا ارشاد ہے!

''اگر دین ثریا ستاروں کے پاس بھی ہو گا تو فارس کا ایک شخص اسے وہاں سے بھی حاصل کر لے گا۔'' (3)

امام ابو حنیفہ نے جونہی اس جہان رنگ وبو میں آنکھ کھولی تو اپنے آپکو اسلامی علوم وفنون کے بہت بڑے مرکز کوفہ شہر میں پایا، جہاں باب مدینۃ العلم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما ودیگر بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ کرام کے علوم کے حامل شاگردوں کے علوم ومعارف کے سمندر ٹھاٹھیں مار رہے تھے۔ مشہور مؤرخ ابن خلکان کی روایت کے مطابق امام ابو حنیفہ نے علماء تابعین کے علاوہ چار اصحاب رسول حضرت انس بن مالک، حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی، حضرت سہل بن سعد ساعدی، اور حضرت ابو طفیل بن واصلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پایا لیکن امام علاؤالدین الحصکفی کی روایت کے مطابق آپ نے بیس صحابہ کرام کو پایا اور سات یا آٹھ سے درس حدیث بھی لیا۔

آئمہ مجتہدین میں سے صرف امام ابو حنیفہ تابعی ہیں

شارح مشکوٰۃ علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آئمہ اربعہ میں سے صرف امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام سے ملاقات اور شاگردی کا شرف عطا فرمایا۔ اس سے فقہ حنفی کی فضیلت وبرتری بھی ثابت ہوتی ہے کہ دیگر آئمہ نے صرف دلائل شرعیہ سے اِستفادہ کیا لیکن امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دلائل شرعیہ کے علاوہ شاگردان رسول صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عملی زندگی سے بھی اِستفادہ کیا۔

امام ابو حنیفہ نے کوفہ بصرہ کے علاوہ حرمین شریفین مصر وشام اور یمن کے بڑے بڑے علماء سے بھی اِستفادہ کیا۔ شیخ شہاب الدین احمد بن حجر مکی شافعی ''الخیرات الحسان'' میں لکھتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ نے چار ہزار سے زائد شیوخ سے درس حاصل کیا۔ اس سلسلہ میں آپ نے دو سال تک سند الاتقیاء حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اِستفادہ کیا اور سب سے زیادہ حضرت امام حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تعلیم حاصل کی۔ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ میں امام حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حوالہ3: ''صحیح مسلم'' کتاب فضائل الصحابة، باب فضل فارس، حدیث نمبر 4618. (ترقیم العلمیة)
و ''صحیح بخاری'' کتاب تفسیر القرآن، باب قوله ''وآخرین منهم لما یلحقوا بهم'' الخ، حدیث: 4518.
و ''مسند احمد'' باقی مسند المکثرین، مسند ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه، حدیث نمبر 7735.

کے پاس اٹھارہ سال درس لیتا رہا۔

امام ابو حنیفہ کی بے مثال دینی خدمات

آپ نے ایک لاکھ سے زائد شاگرد چھوڑے جن میں سے چار ہزار مجتہد تھے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے خود امام ابو حنیفہ سے اِستفادہ کیا، جبکہ امام شافعی، امام احمد، امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام ابو داؤد، امام ابن ماجہ اور امام نسائی یہ سب اصحاب علم وفضل امام ابو حنیفہ کے شاگردوں یا شاگردوں کے شاگرد ہیں۔

کتاب الاثار

امام ابو حنیفہ کی یہ کتاب حدیث کی تمام مروجہ کتب سے پہلے کی ہے، جسے امام اعظم سے آپکے تیرہ شاگردوں نے روایت کیا اور امام اعظم نے چالیس ہزار احادیث میں سے کتاب الاثار کا انتخاب کیا۔ اسکے علاوہ جلیل الشان محدثین نے آپکی روایات پر مشتمل سترہ مسانید مرتب کی ہیں۔ جن میں سے پندرہ مسانید محدث وفقیہ امام محمد بن محمود الخوارزمی نے "الجامع المسانید لامام الاعظم" کے نام سے شائع کی اور یہ کتاب دو ضخیم جلدوں میں چھپ چکی ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ نے سب سے پہلے اجتہاد کے اُصول وقوانین وضع کئے اور کتاب وسنت سے لاکھوں مسائل استنباط کرکے انہیں مدون ومرتب کرکے علم شریعت کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے محفوظ کر دیا۔ امام ابن حجر مکی شافعی آپکی اس فضیلت کا اعتراف کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"اِنَّہٗ اَوَّلُ مَنْ دَوَّنَ عِلْمَ الْفِقْہِ وَرَتَّبَہٗ اَبْوَابًا وَّکُتُبًا عَلٰی نَحْوِ مَا ھُوَ عَلَیْہِ الْیَوْمَ وَتَبِعَہٗ مَالِکٌ فِیْ مُوَطَّئِہٖ وَمَنْ قَبْلِہٖ اِنَّمَا کَانُوْا یَعْتَمِدُوْنَ عَلٰی حِفْظِھِمْ۔"

ترجمہ: "امام ابو حنیفہ ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے علم فقہ کو مدون کیا اور اسے ابواب اور کتب کی موجودہ ترتیب پر مرتب کیا اور امام مالک نے اپنی کتاب مؤطا مالک میں آپ ہی کی پیروی کی وگرنہ آپ (امام ابو حنیفہ) سے پہلے لوگ (صحابہ وتابعین) اپنے حافظے پر اعتماد کرتے تھے۔" (4)

امام ابو حنیفہ کے علم وفضل پر ائمہ حدیث وفقہ کی شاندار گواہیاں

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّعْرِفَ الْفِقْہَ فَلْیَلْزَمْ اَبَاحَنِیْفَۃَ وَاَصْحَابَہٗ فَاِنَّ النَّاسَ کُلُّھُمْ عِیَالٌ عَلَیْہِ فِی الْفِقْہِ۔" (5)

ترجمہ: "جو شخص فقہ (مسائل عملیہ) کو جاننا چاہے تو وہ امام ابو حنیفہ اور انکے شاگردوں کو لازم پکڑے کیونکہ سب کے سب لوگ فقہ میں ان کے محتاج ہیں۔"

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

"(یہ اپنے مذاہب پر اتنے مضبوط دلائل دیتے ہیں) کہ اگر لکڑی کے ستون کو سونا ثابت کرنا چاہیں تو اس پر بھی مضبوط دلیل قائم کرسکتے ہیں۔" (6)

امام سفیان ثوری نے محمد بن بشر سے پوچھا: آپ اس وقت کہاں سے آئے ہیں؟ تو انہوں نے کہا امام ابو حنیفہ کے پاس سے۔ تو امام ثوری نے فرمایا:

"لَقَدْ جِئْتَ مِنْ اَفْقَہِ اَھْلِ الْاَرْضِ۔"

حوالہ4: "الخیرات الحسان" محدث کبیر امام احمد بن حجر مکی رحمة الله علیه، صفحه نمبر 28.
حوالہ5: "تاریخ بغداد" امام ابن العربی المعروف بخطیب بغدادی رحمة الله علیه.
حوالہ6: "اخبار ابی حنیفه واصحابه." امام حسین بن علی الصمیری، رحمة الله تعالیٰ علیه.

marfat.com

ترجمہ: ''آپ ایسے شخص کے پاس سے آئے ہیں جو روئے زمین پر سب سے بڑا فقیہ ہے۔'' (7)

حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"مَامَقَلَتْ عَيْنِيْ مِثْلَ اَبِيْ حَنِيْفَة."

ترجمہ: ''میری آنکھ نے امام ابو حنیفہ کی مثل نہیں دیکھا۔'' (8)

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ امام مکی بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

" كَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ اَعْلَمَ اَهْلِ زَمَانِهٖ"

ترجمہ: ''امام ابو حنیفہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم تھے۔'' (9)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد امام وکیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"مَالَقِيْتُ اَحَدًا اَفْقَهَ مِنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ."

ترجمہ: ''میں نے امام ابو حنیفہ سے زیادہ فقیہ کسی کو نہیں پایا۔'' (10)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے شیوخ میں سے شیخ الاسلام یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"سَمِعْتُ كُلَّ مَنْ اَدْرَكْتُهٗ مِنْ اَهْلِ زَمَانِهٖ يَقُوْلُ اِنَّهٗ مَارَاٰى اَفْقَهَ مِنْهُ."

ترجمہ: ''میں نے آپ کے معاصر علماء میں سے جسے بھی پایا اسے یہی کہتے سنا کہ اس نے امام ابو حنیفہ سے بڑا کوئی فقیہ نہیں دیکھا۔'' (11)

امام المحدثین یحییٰ بن سعید القطان فرماتے ہیں:

"اِنَّهٗ وَاللّٰهِ لَاَعْلَمَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِمَا جَاءَ عَنِ اللّٰهِ وَعَنْ رَسُوْلِهٖ." (12)

ترجمہ: ''اللہ کی قسم امام ابو حنیفہ اس امت میں خدا اور اس کے رسول کی طرف سے جو کچھ وارد ہوا اس کے سب سے بڑے عالم ہیں۔''

حافظ محمد دین یوسف دمشقی اپنی تصنیف ''عقود الجمان'' میں فرماتے ہیں:

"كَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ مِنْ كِبَارِ حُفَّاظِ الْحَدِيْثِ وَاَعْيَانِهِمْ"

ترجمہ: ''حضرت امام ابو حنیفہ حدیث کے اکابر اور افضل حفاظ میں سے تھے۔''

امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اگر میں امام ابو حنیفہ کا شاگرد نہ بنتا تو عام لوگوں کی طرح جاہل رہتا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ اَعَانَنِيْ عَلَى الْفِقْهِ بِمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِي." (حوالہ: مرقاۃ)

ترجمہ: ''تمام تعریف اس اللہ کیلئے جس نے امام محمد بن حسن شیبانی علیہ الرحمہ (امام اعظم کے شاگرد) کے ذریعے میری علم فقہ کے حصول کے لئے مدد فرمائی۔''

امام ابو حنیفہ کا عمل ورع اور زہد و تقویٰ

علم و فقہ کے ساتھ امام اعظم ابو حنیفہ کا عبادت و ریاضت اور زہد و تقویٰ میں مقام نہایت بلند تھا۔ امام

حوالہ 7، 10: "تاریخ بغداد" امام ابن العربی المعروف بخطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ۔
حوالہ 8، 09: "مناقب الامام ابی حنیفہ" لامام اللذھبی رحمۃ اللہ علیہ۔
حوالہ 11: "اخبار ابی حنیفہ واصحابہ" للصمیری علیہ الرحمہ۔
حوالہ 12: "مقدمہ کتاب التعلیم" امام مسعود بن شیبہ رحمہما اللہ تعالیٰ۔

عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے 45 برس عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا فرمائی اور پچپن حج کیے۔ قاضی بغداد حضرت حسین بن عمارہ رحمۃ اللہ علیہ جب امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو غسل دے رہے تھے تو فرمایا:

"رَحِمَکَ اللّٰہُ لَمْ تَفْطِرْ مُنْذُ ثَلَاثِیْنَ سَنَۃً وَلَمْ تَتَوَسَّدْ عَیْنُکَ مُنْذُ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً."

"اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت نازل فرمائے۔ آپ تیس سال سے روزہ دار ہیں اور چالیس سال سے شب بیدار ہیں"

شارح مشکوٰۃ ملا علی القاری فرماتے ہیں:

امام اعظم امام ابو حنیفہ روزانہ رات کو دو رکعت میں مکمل قرآن کی تلاوت فرماتے تھے۔ اور فرماتے ہیں امام اعظم ابو حنیفہ کو سو بار خواب میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوا۔ آپ روزانہ رات کو پورے قرآن کی تلاوت فرماتے لیکن رمضان المبارک میں اکسٹھ قرآن تلاوت فرماتے۔ ایک دن کو ایک رات کو اور ایک نماز تراویح میں۔ آپ اس قدر متقی پرہیز گار تھے کہ ایک دفعہ کوفہ میں کسی کی بکری گم ہو گئی۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ بکری کی عمر سات برس ہوتی ہے تو امام اعظم امام ابو حنیفہ نے سات برس تک کوفہ کے بازار سے گوشت خریدنا چھوڑ دیا

ایک بار آپ کے شاگرد نے تیس ہزار کا کپڑا فروخت کیا اور خریدار کو ایک تھان میں عیب بتانا بھول گئے تو امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے خریدار کو تلاش کرنے کا حکم دیا جب تلاش بسیار کے باوجود خریدار نہ ملا تو آپ نے ساری رقم خیرات کر دی۔ ایک مرتبہ جنازہ کے لئے تشریف لائے نماز جنازہ میں تاخیر تھی تو دھوپ میں انتظار کرتے رہے لوگوں نے آپ کو ایک دیوار کے سایہ میں بیٹھنے کیلئے کہا تو آپ نے انکار فرمایا بعد میں پتہ چلا کہ اس مکان کا مالک امام اعظم کا مقروض تھا اور امام اعظم اپنے مقروض کی دیوار کے سایہ سے فائدہ نہیں اُٹھانا چاہتے تھے۔

آپ کامیاب تاجر تھے اور بے پناہ صدقہ و خیرات کرتے تھے اور خصوصی طور پر اہل علم کی خواہش پوری کرنے پر زیادہ توجہ دیتے تھے۔ جب بھی اپنے لئے لباس تیار کرواتے تو ایسا ہی لباس کسی ایک عالم دین کے لئے تیار کرواتے اور جب بھی اپنے گھر کیلئے کھانے کا سامان خریدتے تو اس کی مثل صدقہ کرتے اور جب بھی آپ کھانا کھاتے تو کھانے کی مقدار کی دو مثل صدقہ فرماتے تھے۔

وصال

بنو امیہ کی حکومت کے آخری دور میں امام اعظم امام ابو حنیفہ کو قاضی القضاۃ کا عہدہ پیش کیا گیا جسے قبول کرنے سے آپ نے انکار کر دیا۔ جس پر گورنر کوفہ آپ کو دس روز دس دس کوڑے روزانہ مرواتا رہا لیکن آپ اپنے مؤقف پر ڈٹے رہے۔ پھر بنو عباس کے خلیفہ ابو جعفر منصور نے دوبارہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو قاضی القضاۃ کا عہدہ پیش کیا جسے آپ نے قبول نہ کیا کیونکہ آپ کو ڈر تھا کہ حکومت اپنی مرضی کے مطابق غلط فیصلے کرنے پر مجبور کرے گی جس پر حاکم بغداد سخت برہم ہوا اور امام اعظم کو عمر قید کی سزا دے دی اور جیل میں محبوس کر دیا مگر امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جیل میں بھی عبادت و ریاضت اور علوم دینیہ کی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔

آپ نے جیل میں سات ہزار بار قرآن پاک کی تلاوت فرمائی۔ اور امام شافعی کے سوتیلے باپ اور استاد

marfat.com

حضرت امام محمد بن حسن شیبانی کو جیل ہی میں تفسیر و حدیث اور فقہ کی مکمل تعلیم دی۔ مگر ظالم حکومت یہ بھی برداشت نہ کر سکی بالآخر آپ کو سخت قسم کا زہر پلا دیا گیا جس کے نتیجے میں علم و فضل کا یہ آفتاب 4 رجب المرجب 150ھ کو بغداد کی جیل میں غروب ہو گیا۔

"فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ."

آپ کی نمازِ جنازہ میں لاکھوں خواص و عوام نے شرکت کی اور آپ کو بغداد شہر کے خیزران نامی قبرستان میں دفن کیا گیا۔ حدیث نبوی ہے:

"تُرْفَعُ زِیْنَۃُ الدُّنْیَا سَنَۃَ خَمْسِیْنَ وَمِأۃٍ." (13)

ترجمہ: "دنیا کی زینت 150ھ میں اُٹھالی جائیگی"

امام احمد بن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ الخیرات الحسان میں فرماتے ہیں اس حدیث مبارک میں امام اعظم امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی طرف اشارہ ہے کیونکہ آپ اپنے علم و فضل اور پاکیزہ سیرت کی وجہ سے دنیا کی زینت تھے۔

مزار ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی برکات

حضرت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں: "قبرہ بھا یزارُ ویتبرّک."

ترجمہ: "آپکی قبر بغداد شریف میں ہے۔ جسکی زیارت کی جاتی ہے اور جس سے برکت حاصل کی جاتی ہے"

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"قَبرُ اَبِی حَنِیْفَۃَ تریَاقٌ لِاجَابَۃِ الدُّعَاءِ."

ترجمہ: "امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر دعاء کی قبولیت کیلئے تریاق کی حیثیت رکھتی ہے۔"

نیز فرماتے ہیں: "میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی قبر کے ذریعے برکت حاصل کرتا ہوں اور جب مجھے کوئی حاجت درپیش آتی ہے تو میں آپ کی قبر کے پاس دو رکعتیں پڑھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کیلئے سوال کرتا ہوں تو بہت جلد میری حاجت پوری ہو جاتی ہے"

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری کی امام ابو حنیفہ کے بارے میں مبشرات

قطب الاولیاء حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے "کشف المحجوب" میں حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کمال درجہ تعریف و توصیف فرمائی ہے اور آپکے بارے میں مبشرات کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں ملک شام میں حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کے پاس سو رہا تھا کہ خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "باب بنو شیبہ" سے مسجد حرام میں داخل ہوئے اور آپکی گود میں ایک بوڑھا شخص ہے، میں تعظیماً کھڑا ہو گیا اور قدم بوسی کی، فرماتے ہیں میں حیران تھا کہ بوڑھے شخص کون ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دل کی حیرانی معلوم فرمائی اور فرمایا:

"یہ تیرا اور تیرے اہل وطن کا امام ابو حنیفہ ہے۔"

حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ "کشف المحجوب" میں فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن معاذ علیہ الرحمہ نے خواب میں نبی ﷺ سے درخواست کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو کہاں دیکھوں؟ فرمایا:

"عِنْدَ عِلْمِ اَبِی حَنِیْفَۃَ."

ترجمہ: "ابو حنیفہ کے علم کے پاس۔"

حوالہ13: "مجمع الزوائد ومنبع الفوائد" امام علی بن ابوبکر الهیثمی علیه الرحمه، جلد:7، صفحه:257، قاهره.
و "مسند ابو یعلیٰ" کتاب وباب عبد الرحمن بن عوف رضی الله عنه، جلد:2، صفحه: 160، حدیث: 801.

علامہ مفتی غلام حیدر نقشبندی قادری

بعد از وصال معجزات اور کرامات

گزشتہ سے پیوستہ

☆ "عن سعید بن عبد العزیز قال لما کان ایام الحرة لم یؤذن فی مسجد النبی ﷺ ثلثا ولم یقم ولم یبرح سعید بن المسیب من المسجد وکان لایعرف وقت الصلوٰة الا بھمھمة یسمعھا من قبر النبی ﷺ."

حوالہ: رواہ الداری فی باب ما اکرم اللہ تعالیٰ نبیہ ﷺ بعد موته

ترجمہ: "سعید بن عبد العزیز کہتے ہیں کہ واقعہ حرہ کے تین دن مسجد نبوی میں اذان نہ ہو سکی اور نہ اقامت اور حضرت سعید بن میتب لگاتار اس مسجد میں ہی رہے اور وہ نماز کے وقت کو نہ پہچانتے تھے مگر ایک خفیہ (اذان کی) آواز سے جس کو وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور سے سنتے تھے۔"

سبحان اللہ العظیم! کتنا پیارا معجزہ ہے وصال کے بعد کہ سرکار جانتے ہیں کہ ایک امتی نماز کے اوقات کے بارے میں متردد ہے لہٰذا اوقات کی تعیین کیلئے قبر پاک کے اندر سے اس کی امداد فرما رہے ہیں۔

☆ عن انس بن مالک ان رسول اللہ ﷺ قال مررت علی موسی لیلة اسری بی عند الکثیب الاحمر و ھو قائم یصلی فی قبرہ."

حوالہ: رواہ مسلم فی صحیحہ فی باب من فضائل موسیٰ علیہ السلام.

ترجمہ: "حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ معراج کی رات میں کثیب احمر کے مقام پر حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا اس حال میں کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔"

☆ عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال سرنا مع رسول اللہ ﷺ بین مکة والمدینة فمررنا بواد فقال ای واد ھذا؟ فقالوا: وادی الازرق. قال فقال کانی انظر الی موسی ﷺ فذکر من لونه وشعرہ شیأ (لم یحفظه داود) واضعا اصبعیه فی اذنیه له جوار الی اللہ بالتلبیة مارا بھذا الوادی قال ثم سرنا حتی اتینا علی ثنیة. فقال: ای ثنیة ھذا؟ قالوا: ھرشی اولفت. فقال کانی انظر الی یونس علی ناقة حمرا علیه جبة صوف خطام ناقته لیف خلبة مارا بھذا الوادی ملبیا."

حوالہ: الصحیح لمسلم، باب الاسراء برسول اللہ ﷺ.

ترجمہ: "حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے

marfat.com

درمیان سفر کر رہے تھے کہ ہم ایک وادی کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا کہ یہ کونسی وادی ہے؟ تو صحابہ نے عرض کیا کہ وادی ازرق۔ آپ نے فرمایا: گویا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ اپنی انگلیاں کانوں میں رکھے ہوئے **الھم لبیک** پکارتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔ آپ نے ان کے رنگ مبارک اور بالوں کے بارے میں کچھ بتایا اور فرمایا کہ بارگاہ الٰہی میں ان کو بہت قرب ہے۔ پھر ہم چلے حتیٰ کہ ایک ثنیہ پر آئے۔ آپ نے پوچھا کہ یہ کونسا ثنیہ ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ ہرشا یلفت۔ تو آپ نے فرمایا: گویا میں حضرت یونس کو دیکھ رہا ہوں سرخ اونٹنی پر، ان پر صوف کا جبہ ہے، ان کی اونٹنی کی مہار کھجور کے پٹھے کی ہے، **الھم لبیک** پکارتے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔''

یہ دونوں مقاموں کے بارے صحابہ سے پوچھنا اس لئے تھا کہ وہ ہمہ تن گوش ہو جائیں اور جگہ کے لحاظ سے اس واقعہ کو خوب یاد کرلیں۔

ظاہر ہے کہ آپ ﷺ کا ان دونوں حضرات علیہما الصلوٰۃ والتحیات کے ان مقاموں سے گزرتے ملاحظہ فرمانا ان دونوں کے وصال کے سینکڑوں سال بعد کا واقعہ ہے۔

معراج شریف کے موقع پر حضور ﷺ نے انبیاء کرام کے جو احوال و کمالات ملاحظہ فرمائے ہیں مثلاً: بعض انبیاء کرام کا راستہ میں آپ کو سلام عرض کرنا، اور بعض کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا، اور سب انبیاء کا مسجد اقصیٰ میں دیدار اور اقتداء مصطفیٰ ﷺ کیلئے حاضر بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہونا اور پھر پلک جھپکنے سے پہلے آسمانوں پر اپنے اپنے مقامات پر تشریف لے جانا اور حضور اکرم ﷺ کا استقبال کرنا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اس امت کی شفاعت کرکے نمازوں کی حضور اکرم سے تخفیف کرانے کی درخواست کرنا وغیرہ واقعات تفصیل کے ساتھ کتب احادیث و تفاسیر و سیر میں مذکور ہیں۔

یہ سب ان حضرات علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد کے ہی معجزات ہیں۔

اور بھی بہت سے دلائل اور مثالیں موجود ہیں لیکن چونکہ اس مضمون میں مزید تفصیل کی گنجائش نہیں اسی پر اکتفاء مناسب ہے، کیونکہ اصل مقصد اس مسئلہ کی دلیل ہے۔ مزید دلائل و مثالیں معلوم کرنی ہوں تو حضرت علامہ یوسف نبھانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''حجۃ اللہ علی العلمین فی معجزات سید المرسلین'' کی قسم رابع کا مطالعہ کریں۔ جس میں صفحہ نمبر ۷۰۴ سے لے کر صفحہ نمبر ۸۴۹ تک آپ ﷺ معجزات شریفہ کا بیان ہے جو حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال مقدس کے بعد رونما ہوئے ہیں۔

اور وہ مسئلہ پہلے بیان کردیا ہے کہ ہر ولی کی کرامت اس ولی کے نبی علیہ السلام کا معجزہ ہوتی ہے اور یہ بات ویسے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ اس امت کے اولیاء کرام کی کرامات ہماری حد شمار سے باہر ہیں۔ پس یہ سب کرامات ہمارے نبی کریم کے وصال شریف کے بعد کے معجزات ہیں اور ان کرامات کے علاوہ بھی ہمارے نبی کریم ﷺ کے بے شمار معجزات ہیں اور ان معجزات کا حد وشمار سے باہر سمجھنا کوئی انوکھے تعجب کی بات نہیں۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ یہ معجزات قدرت خدائے ذوالجلال کے مظہر ہیں اور قدرت خدا ذوالجلال کسی حد تک جا کر رکتی نہیں بلکہ اس کے آثار لامتناہی ہیں تو لامحالہ کہنا پڑے

marfat.com

گا کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کے معجزات لامتناہی ہیں۔ اللہ اعلم وعلمہ اتم و اکمل۔

اب رہا اولیاء کرام کی وصال کے بعد رونما ہونے والی کرامات کا تذکرہ تو اس کے دلائل و مثالیں ذیل میں ملاحظہ کریں:

☆ "عن عائشه رضی الله تعالیٰ عنها قالت لما مات النجاشی کنا نتحدث انه لا یزال یری علی قبره نور."

حوالہ: سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد، باب فی النور یری علی قبر الشهید.

ترجمہ: "حضرت مائی صاحبہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب حضرت نجاشی (شاہ حبشہ) کا وصال ہوا تو ہمیں تواتر کے ساتھ بتایا جاتا رہا (کما قال ملا علی القاری) کہ ہمیشہ ان کی قبر پر نور دیکھا جاتا رہا۔

☆ عن ابن عباس قال ضرب بعض اصحاب النبی ﷺ خبائه علی قبر وهو لا یحسب انه قبر فاذا فیه انسان یقرء تبارک الذی بیده الملک حتی ختمها فاتیٰ النبی ﷺ فقال: یارسول الله ضربت خبائی علی قبر وانا لا احسب انه قبر فاذا فیه انسان یقرء سورة الملک حتی ختمها فقال رسول الله وهی المانعة هی المنجیه تنجیه من عذاب القبر."

حوالہ: الجامع للترمذی، المجلد الثانی، باب ماجاء فی فضل سورة ملک۔

ترجمہ: "حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ حضور نبی کرم ﷺ کے کسی صحابی نے ایک جگہ اپنا خیمہ لگایا ان کو نہیں پتہ تھا کہ یہاں کوئی قبر ہے اچانک دیکھتے ہیں کہ کسی آدمی کی اس جگہ قبر ہے جو کہ سورۃ الملک کی تلاوت کر رہا ہے۔ اس قبر والے نے ساری سورۃ کی تلاوت کی۔ پھر وہ صحابی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

یارسول اللہ! میں نے ایک جگہ خیمہ لگایا مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہاں کوئی قبر ہے، اچانک میں نے دیکھا کہ وہاں ایک قبر ہے جسمیں آدمی سورۃ ملک کی تلاوت کر رہا ہے حتیٰ کہ اس نے ساری سورۃ کی تلاوت کی۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ سورۃ روکنے والی ہے اور نجات دلانے والی ہے جو اس کو عذاب قبر سے نجات دلائے ہوئے ہے"

یہ دو واقعات اولیاء کرام کی بعد از وصال رونما ہونے والی کرامتوں کے دلائل اور مثالیں ہیں، مزید دلائل اور مثالیں بوقت ضرورت پیش کی جاسکتی ہیں۔ فی الوقت نفس مسئلہ کی وضاحت چاہئے تھی جو ہو گئی ہے لہٰذا اس پر اکتفاء مناسب ہے!! اللہ جل شانہ ورسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعلم ....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ المحدثین، فخر المحققین، خلیفہ اعلیٰ حضرت

حضرت **سید محمد دیدار علی شاہ**

قدس سرہ العزیز

کا سالانہ **عرس مبارک**

ہر سال 22 رجب المرجب کو قدیم حزب الاحناف اندرون دہلی دروازہ لاہور میں صبح 9 بجے تا نماز ظہر منعقد ہوتا ہے۔ جس میں نامور مقررین خطاب فرماتے ہیں۔

....

طالب دعا: قاضی محمد زین العابدین کیلانی

maktabah.org

قرآن وسنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل
دارالافتاءاہلسنت

صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری

علوم مصطفی ﷺ آخری قسط

ایک مثال سمجھتے چلئے!

نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

"اکرموا العلماء فانهم ورثة الانبياء فمن اکرمهم فقد اکرم الله ورسوله." (16)

ترجمہ: "علماء کی تعظیم کرو! کیونکہ وہ انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ پس جس نے علماء کی تعظیم کی بیشک اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعظیم کی۔"

دیکھئے! علماء کی کردار کشی سے منع کیا گیا ہے اور ان کی تعظیم کا حکم دیا گیا ہے بلکہ ان کی تعظیم کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی تعظیم قرار دیا گیا ہے! کیوں؟ اسلئے کہ وہ انبیاء کے وارث ہیں، دین کے خادم ہیں!

لہذا جب وارثین انبیاء کی تعظیم نبیوں کی تعظیم ہے تو پھر اللہ کے رسولوں وپیاروں کی شانوں کو ماننا بھی اللہ تعالیٰ کی شان کا اقرار ہے! اور ان کا انکار درحقیقت اللہ تعالیٰ کی عطا کا انکار ہے!!!

اس لئے نبی اکرم ﷺ کی شانوں کا بیان ضروری ہے...... تاکہ خلیفۂ خدا، رسول رب العلیٰ اور محبوب خالق ارض وسماء کے جلوے دیکھ کر اللہ کریم کے جلوے یاد آجائیں...... صورت سے بے صورت کی معرفت حاصل ہوجائے...... اور حسن مصطفیٰ ﷺ کو ملاحظہ کرنے والے یہ کہنے پر مجبور ہوجائیں......

سر سے لیکر پاوں تک تنویر ہی تنویر ہے
وہ مصور کیسا ہوگا جس کی یہ تصویر ہے

لیکن یاد رکھیں! نبی پاک ﷺ کے علوم وشانیں ذاتی نہیں بلکہ اللہ رب العالمین کی عطا کردہ ہیں۔ اسلئے قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"قل لا اقول لکم عندی خزائن الله ولا اعلم الغيب"

ترجمہ: "تم فرمادو! میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہوں کہ میں آپ غیب جان لیتا ہوں۔ (17)

بلکہ قرآن مجید میں یوں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"انا اعطيناک الکوثر." (18)

ترجمہ: "بیشک ہم (اللہ) نے آپکو خیر کثیر عطا فرمادی"

حوالہ 16: "کنز العمال" جلد نمبر 10، صفحہ نمبر 150.
حوالہ 17: "قرآن مجید" پارہ نمبر 7، سورہ انعام، آیت نمبر 50.
حوالہ 18: "قرآن مجید" سورہ کوثر، پارہ نمبر 30 آیت: 1.

marfat.com

اور حدیثِ بخاری و مسلم میں ارشاد ہے:

"وانی اعطیت مفاتیح خزائن الارض."

ترجمہ: "اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں (خدا کی طرف سے) عطا کی گئی ہیں۔" (19)

اور غیب کے متعلق خدا نے فرمایا:

"ذالک من انباء الغیب نوحیہ الیک."

ترجمہ: "(اے میرے محبوب!) یہ غیب کی خبریں ہیں کہ "ہم" خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں" (20)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما."

ترجمہ: "اور تمہیں سکھا دیا (اللہ نے) جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔" (21)

درج بالا نصوص سے ثابت ہو گیا کہ "خزانے" اور "غیب" و دیگر شانیں نبی پاک ﷺ کو خود حاصل نہیں، بلکہ اللہ رب العالمین نے نبی پاک کو یہ سب کچھ عطا فرمایا ہے۔ اور ذاتی طور پر سب کچھ صرف اللہ ہی جانتا ہے، جیسے کہ قرآن میں ہے:

"لا یعلم الغیب من فی السماوات والارض الا اللہ." (22)

ترجمہ: "تم فرماؤ! غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں مگر اللہ۔"

اور آیت "قل لا اقول لکم" کا مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ

"میں" تمہیں یہ نہیں کہتا کہ میں "خزانوں کا مالک" ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں میں غیب جان لیتا ہوں۔

بلکہ

اللہ نے فرمایا: ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا فرمادی

اللہ نے فرمایا: جو آپ نہیں جانتے تھے ہم نے سکھایا

اللہ نے فرمایا: میں رسولوں کو غیب عطا کرتا ہوں

"علوم مصطفیٰ ﷺ" کے متعلق قرآن کی بے شمار آیات میں سے چند آپ نے ملاحظہ کیں، اب کچھ احادیث نبویہ پر بھی نظر ہو جائے!

آپ ﷺ کے پاس دنیا کی ابتدا سے جنت و دوزخ میں داخلہ تک کا علم!

امام بخاری حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، امام مسلم حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ

"قام فینا رسول اللہ ﷺ مقاما فاخبرنا عن بدءِ الخلق حتیٰ دخل اھل الجنۃ مناز لھم واھل النار مناز لھم. حفظ ذلک من حفظہ و نسیہ من نسیہ" (واللفظ للبخاری)

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس ایک جگہ کھڑے ہوئے تو ہمیں خبریں بتانی شروع کر دیں ابتداءِ خلق سے جنتیوں کے جنت میں اور جہنمیوں کے جہنم میں داخل ہونے تک سب کچھ بتا دیا۔ جس نے یاد رکھا اس نے یاد

حوالہ19: "صحیح بخاری" کتاب الجنائز، باب الصلوٰۃ علی الشھید، جلد: 1، صفحہ: 179، حدیث: 1258. وغیرہ
حوالہ20: "قرآن مجید" پارہ نمبر 3، سورہ ال عمرآن، آیت نمبر 44.
حوالہ21: "قرآن مجید" سورہ نساء، آیت نمبر 113، پارہ نمبر 5.
حوالہ22: "قرآن مجید" پارہ نمبر 20، سورہ نمل، آیت نمبر 65.

marfat.com

رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔" (23)

آپ ﷺ دلوں کے حالات جانتے ہیں!

کل کیا ہو گا؟ آپ یہ بھی جانتے ہیں!

بیماروں کو تندرست کرنا بھی آپ جانتے ہیں!

صحیحین میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز فرمایا:

"لاعطین ھذہ الرایة غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ. یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ و رسولہ.

ترجمہ: کل میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا۔ وہ شخص اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔

جب صبح ہوئی تو لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہر ایک یہ آس لگائے ہوئے تھا کہ جھنڈا اسے دیا جائے گا! تو آپ ﷺ نے فرمایا:

علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟

لوگوں نے عرض کیا:

انہیں آنکھوں میں درد ہے۔

فرمایا: انہیں بلاؤ!

چنانچہ آپکو بلایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے انکی دونوں آنکھوں میں لعاب لگایا تو وہ تندرست ہو گئے گویا انہیں درد تھا ہی نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا عطا فرما دیا" (24)

بخاری شریف کی اس سے اگلی روایت میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"فاعطاہ رسول اللہ ﷺ الرایة ففتح اللہ علیہ"

ترجمہ: "تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو جھنڈا عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح عطا فرما دی۔"

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ دلوں کے حالات جانتے ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ کس کے دل میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت ہے اور کس کے دل میں نہیں۔ نیز یہ بھی معلوم ہو کہ آپ ﷺ کل کے حالت سے باخبر ہیں۔ وہ اس لئے کہ بڑے بڑے بہادر صحابہ کرام کی کمان میں حملوں اور شدید لڑائیوں کے باوجود خیبر فتح نہیں ہو رہا تھا تو اس بے یقینی کے عالم میں نبی غیب دان ﷺ نے رات کو ہی فرمایا:

"کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا۔"

تو آپکی خبر کے عین مطابق دوسرے روز فتح ہوئی۔

حضور ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا علم ہے!

صحیح مسلم و سنن نسائی میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مررت علی موسیٰ لیلة اسری بی عند الکثیب الاحمر وھو قائم یصلی فی قبرہ." (25)

ترجمہ: "معراج کی رات میرا گزر کثیب احمر کے پاس سے ہوا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے ہو کر صلوٰۃ (نماز، درود شریف) پڑھ رہے تھے۔"

معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ قبر کی دیوار کے اندر کے حالات سے واقف ہیں اس لئے تو فرمایا:

حوالہ 23: "صحیح بخاری" کتاب بدء الخلق، ما جاء فی قولہ تعالیٰ وھو الذی الخ، جلد: 1، صفحہ: 453، حدیث: 2953.

حوالہ 24: "صحیح بخاری" کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب الخ، جلد: 1، صفحہ: 525، حدیث: 3425.

حوالہ 25: "صحیح مسلم" کتاب الفضائل، باب من فضائل موسیٰ علیہ السلام، جلد: 2، صفحہ: 268، حدیث: 4379.

marfat.com

''موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے ہو کر صلوٰۃ (نماز، درود شریف) پڑھ رہے تھے۔''

کون کب فوت ہو گا؟ آپکے پاس یہ علم بھی ہے!

صحیح مسلم و مسند احمد میں ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان کے کان میں کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں۔ آپ ﷺ نے پھر ان کے کان میں کوئی بات کہی تو وہ ہنسنے لگیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں پوچھا تو آپنے فرمایا:

"سارنی فاخبرنی بموته فبكيت ثم سارنی فاخبرنی انی اول من يتبعه من اهله فضحكت." (26)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے پہلی سر گوشی میں اپنے انتقال کی خبر دی تو میں روئی اور دوسری سر گوشی میں یہ خبر دی کہ میں آپکے اہل میں سے سب سے پہلے آپ کے ساتھ ملوں گی تو میں ہنسی۔''

حضور ﷺ کو امتی کی وفات کا علم ہے کہ کب اس کی وفات ہو گی۔ تب ہی تو فرمایا: ''میرے اہل بیت میں سے سب سے پہلے مجھے فاطمہ رضی اللہ عنہا ملیں گی۔''

کسی کا انجام کیا ہو گا؟ آپ یہ بھی جانتے ہیں!

صحیح بخاری، جامع ترمذی، سنن ابو داؤد، مسند احمد، مسند ابویعلیٰ، صحیح ابن حبان، مصنف عبد الرزاق، اور سنن دار قطنی میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ، حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم احد پہاڑ پر چڑھے تو احد پہاڑ کانپنے لگا۔ نبی پاک ﷺ نے احد پر اپنا پاؤں مبارک مارا اور فرمایا:

''اثبت احد فانما عليك نبی وصديق وشهيدان''

ترجمہ: ''اے احد ٹھہر جا! تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق، اور دو شہید ہیں!'' (27)

اللہ نے آپ ﷺ کو ''علوم خمسہ (بارش کب ہو گی، پیٹ میں کیا ہے، کل کیا ہو گا، موت کہاں ہو گی، قیامت کب آئیگی) بھی عطا فرمادئے! جس پر گزشتہ اور آگے آنے والی احادیث شاہد ہیں۔

دیکھیں! رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فضل خاص سے کئی سال پہلے ہی ظاہر فرما دیا کہ حضرت عمر وحضرت عثمان رضی اللہ عنہم راہ خدا میں شہید ہوں گے۔

وفات کی جگہ کا علم!

صحیح مسلم، سنن ابو داؤد اور صحیح ابن حبان میں ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ بدر سے ایک دن پہلے ہی فرمادیا:

هذا مصرع فلان قال ويضع يده على الارض هاهنا وهاهنا. فما ماط احدهم موضع يد رسول الله ﷺ." (28)

ترجمہ: ''یہ فلاں کافر کے مرنے کی جگہ ہے! حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ زمین پر اس جگہ ہاتھ مبارک رکھتے پھر اس جگہ رکھتے۔ روای فرماتے ہیں کہ ان کفار میں سے ایک بھی نبی ﷺ کی بتائی ہوئی جگہ

حوالہ 26: ''صحیح مسلم'' کتاب فضائل الصحابہ، باب فضائل فاطمہ بن النبی ﷺ، صفحہ: 290، حدیث: 4486.
حوالہ 27: ''صحیح بخاری'' کتاب المناقب، باب قول النبی ﷺ لو کنت متخذا خلیلا، جلد:1، صفحہ:519، حدیث: 3399
حوالہ 28: ''صحیح مسلم'' کتاب الجہاد والسیر، باب غزوۃ بدر، جلد: 2، صفحہ: 102، حدیث: 3330.

marfat.com

سے آگے پیچھے نہیں ہوا۔"

کہاں کیا ہو رہا ہے؟ آپ کے پاس یہ علم بھی ہے!

صحیح بخاری میں حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارثہ، حضرت جعفر اور ابن رواحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں میدان جنگ سے خبر آنے سے پہلے فرمادیا:

"فقال اخذ الرایۃ زید فاصیب ثم اخذ جعفر فاصیب ثم اخذ ابن رواحۃ فاصیب وعیناہ تذرفان حتیٰ اخذ سیف من سیوف اللہ حتیٰ فتح اللہ علیھم۔"

ترجمہ: "پس نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (امیر لشکر) زید نے جھنڈا پکڑا ہے تو وہ شہید کر دیئے گئے ہیں۔ اب جھنڈا جعفر نے پکڑا ہے تو وہ بھی شہید کر دیئے گئے ہیں۔اب جھنڈا ابن رواحۃ نے پکڑلیا ہے پس وہ بھی شہید کر دیئے گئے ہیں۔آپ ﷺ کی آنکھوں میں سے آنسوں بہہ رہے تھے۔ پھر فرمایا: جھنڈا اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار یعنی خالد بن ولید نے پکڑ لیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح دے دی ہے۔" (29)

آپ نے ملاحظہ فرمایا! نبی ﷺ مدینہ منورہ میں بیٹھ کر سینکڑوں میل دور ("غزوۃ موتہ" جو کہ ملک شام کی سرحد پر ہو رہا تھا) کی خبریں اپنے صحابہ کو سنا رہے ہیں۔

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ نبی ﷺ کو معلوم ہے کہ کس جگہ کیا ہو رہا ہے! اور آپ ﷺ کو سینکڑوں میل دور کی بھی خبر ہے!!!

جو حضور جانتے ہیں امت نہیں جانتی!

سیدہ عائشہ روایت کرتی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

"لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلاً و لبکیتم کثیراً"

ترجمہ: "اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو ضرور تم کم ہنستے اور ضرور تم زیادہ روتے۔" (30)

لباس پہننے کے باوجود عریاں:

صحیح مسلم، صحیح ابن حبان، موطا امام مالک، میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"نساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات."

ترجمہ: "ایسی عورتیں ہوں گی جو لباس پہننے کے باوجود عریاں ہوں گی۔وہ راہ حق سے ہٹانے والی ہوں گی اور خود بھی ہٹی ہوں گی۔" (31)

فتوحات کا علم

صحیح مسلم میں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"انکم ستفتحون مصراً." (32)

ترجمہ: "تم عنقریب مصر فتح کروگے!

اور یہ وہ زمین ہے جہاں قیراط (سکہ) چلتا ہے، جب تم مصر فتح کرو تو اسکے باشندوں سے اچھا سلوک کرنا... اور جب تو دو شخصوں کو "لبنہ" پر لڑتا دیکھے تو وہاں سے نکل جانا۔

چنانچہ جب نبی پاک ﷺ کے ارشاد کے مطابق ایسا ہوا تو راوی مصر سے نکل گئے۔"

حوالہ 29: "صحیح بخاری" کتاب المناقب، باب مناقب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، جلد:2، صفحہ:611، حدیث: 3474.
حوالہ 30: "صحیح بخاری" کتاب تفسیر القرآن، باب قولہ لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم، حدیث نمبر 4255.
حوالہ 31: "صحیح مسلم" کتاب الزینۃ واللباس، باب النساء الکاسیات الخ، صفحہ نمبر 205، حدیث نمبر 3971.
حوالہ 31: "صحیح مسلم" کتاب الزینۃ واللباس، باب النساء الکاسیات الخ، صفحہ نمبر 205، حدیث نمبر 3971.
حوالہ 32: "صحیح مسلم" کتاب فضائل الصحابہ، باب وصیۃ النبی ﷺ بأھل المصر، جلد:2، صفحہ:311، حدیث: 4615

marfat.com

اسکے بعد مصر میں طاعون کا مرض پھیلا۔

وائیٹ ہاؤس کا علم

مسند ابویعلیٰ میں ہے کہ حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"عصبة من المسلمين يفتحون البيت الابيض"

ترجمہ: "مسلمانوں کا ایک گروہ سفید گھر فتح کرے گا۔" (33)

"سفید گھر" کا انگلش ترجمہ "وائیٹ ہاؤس" بنتا ہے

میں حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں!

امت کے احوال کا علم!

امام بخاری نے اس حدیث مبارکہ کو اپنی "صحیح" کی کتاب المناقب میں 1 بار، کتاب الجنائز میں بار، کتاب المغازی میں 2 بار، کتاب الرقائق میں 2 بار، امام مسلم نے اپنی "صحیح" کی کتاب الفضائل میں 2 مرتبہ، امام محمد بن حبان نے اپنی "صحیح" میں 4 مرتبہ اور امام احمد نے اپنی "مسند" کی مسند الشامیین میں 3 بار، اور بیہقی کبیر نے اپنی سنن کی کتاب الجنائز میں 1 بار روایت کیا ہے کہ

"نبی پاک ﷺ ایک دن تشریف لے گئے پس آپ نے شہداء احد پر دعا فرمائی (کمافی کنز العمال) جیسے کہ میت کیلئے دعا کی جاتی ہے، پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے پس آپ نے فرمایا: میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور اللہ کی قسم میں اس وقت حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں یا زمین کی چابیاں عطا کی گئی ہیں اور اللہ کی قسم مجھے یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کروگے لیکن مجھے تم پر یہ خوف ہے کہ تم دنیا میں رغبت اختیار کر جاؤ گے۔" (34)

حدیث مبارک سے حضور ﷺ کی وسعت نظر ثابت ہوتی ہے کہ یہ زمین کیا آپ ﷺ تو نور نبوت سے آسمانوں سے ماوراء جنت اور حوض کوثر کو بھی دیکھ رہے ہیں!!! جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مدینہ منورہ میں جلوہ گر ہو کر آپ کا روئے زمین کو دیکھنا اور اپنے امتیوں کے اعمال کا مشاہدہ کرنا معمولی امر ہے!!!

نیز واضح ارشاد ہے کہ میری امت مشرک نہیں، لہذا آپ ﷺ کا ارشاد کیسے غلط ہو سکتا ہے؟؟؟

آپریشن!

"طب نبوی" میں اور ابن قیم جوزی نے لکھا ہے کہ ایک شخص کے پیٹ میں فاسد مادے جمع ہو گئے اور اس کا پیٹ بڑھ گیا۔ لوگوں نے کہا کہ اب اسے شفا نہیں ہو سکتی تو رسول اللہ ﷺ نے طبیب کو بتایا کہ اس کا پیٹ شق کرو (یعنی آپریشن کے متعلق بتایا)۔

کتب میں ہے کہ "نبی ﷺ دنیا کے پہلے طبیب ہیں جنہوں نے پیٹ سے پانی نکالنے کا آپریشن ایجاد کیا"

امت کے افعال واعمال کا علم!

کتب حدیث شریف "مجمع الزوائد" اور "البحر الزخار" میں اللہ کے محبوب ﷺ کا فرمان ہے:

ترجمہ: "اور میری وفات بھی تمہارے لئے بہتر ہے، مجھ پر تمہارے اعمال پیش کئے جائیں گے، پس میں اچھے اعمال پر اللہ کی حمد بیان کروں گا اور برے اعمال پر تمہارے لئے مغفرت کی دعا کروں گا۔" (35)

حوالہ 33: "مسند ابویعلی" کتاب وباب تابع حديث ميمونة زوج النبی ﷺ، جز: 13، صفحہ: 379، حدیث: 7463۔
حوالہ 34: "صحیح بخاری" کتاب الجنائز، باب الصلوٰة على الشهيد، جلد: 1، صفحہ نمبر 179، حدیث نمبر 1258
حوالہ 35: "مجمع الزوائد" باب ما يحصل لامته ﷺ من استغفاره بعد وفاته، جلد نمبر 9، صفحہ: 24، القاہرہ۔

marfat.com

جو چاہو پوچھو؟ (لامحدود علم!)

صحیح بخاری و مسلم میں ہے: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ سے چند چیزوں کے بارے میں سوال کیے گئے۔ آپ نے اسے ناپسند فرمایا، پس جب سوال زیادہ ہوئے تو آپ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا:

"سلونی عما شئتم؟ (36)

ترجمہ: جس چیز کے متعلق چاہو مجھ سے سوال کرو؟

تو ایک شخص نے سوال کیا: میرا باپ کون ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ حذافہ ہے۔

تو ایک اور آدمی کھڑا ہو۔ اس نے کہا: یارسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا:

تیرا باپ سالم ہے جو شیبہ کا آزاد کردہ غلام ہے"

فتنوں کے بارے میں علم؟

صحیح بخاری و جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

"اس اس جگہ فتنہ ہو گا۔" اور فرمایا:

اے اللہ! ہمارے لیے شام اور یمن میں برکت فرما! یہ سن کر کچھ لوگوں نے عرض کیا حضور ہمارے نجد کیلئے بھی دعائے برکت فرمایئے! آپ ﷺ نے پھر شام و یمن کیلئے دعا فرمائی اور نجد کیلئے دعائے برکت نہ فرمائی۔ ان لوگوں نے نجد کیلئے دعائے برکت کی پھر درخواست کی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"ھناک الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطان۔"

ترجمہ: "وہاں تو اسلام کے خلاف زلزلے ہوں گے اور فتنے برپا ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا گروہ برآمد ہو گا" (37)

بد مذہبوں کی کچھ علامات!

"حضور نبی اکرم ﷺ غنیمت کا مال تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک شخص الجھی ہوئی گھنی داڑھی والا آیا۔ جس کے رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئی تھیں آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی، ماتھا آگے کو بڑھا ہوا، سر منڈا ہوا تہبند سمیٹ کر اوپر چڑھایا ہوا کہنے لگا: اے محمد! (ﷺ) خدا سے ڈرو اور انصاف سے تقسیم کرو! آپ انصاف نہیں کر رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خدا تجھے غارت کرے، اگر میں انصاف نہیں کرتا تو کون ہے دنیا میں مجھ سے زیادہ انصاف کرنے والا؟ یہ سن کر وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چل پڑا۔ صحابیِ رسول حضرت خالد بن ولید (دیگر روایات میں حضرت عمر فاروق و حضرت علی) نے عرض کیا: حضور اجازت دیجئے اس منافق کی گردن اڑا دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

اسے چھوڑ دو! اس سے ایک ایسی قوم نکلے گی جو قرآن تو پڑھے گی مگر قرآن ان کے حلق سے تجاوز نہ کرے گا۔ یہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانے سے پار ہو جاتا ہے۔ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں (کافروں) کو چھوڑ دیں گے۔" (38)

دوسری روایت میں ہے: "تم انکی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو اور انکے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر جانو گے۔ سر منڈانا ان کی علامت ہو گی۔"

اس سلسلہ میں کچھ دیگر روایات بھی ملاحظہ فرمالیں:

حوالہ 36: "صحیح بخاری" کتاب التعلیم، باب الغضب فی الموعظۃ الخ، جلد: 1، صفحہ: 19، 20، حدیث: 90

حوالہ 37: "صحیح بخاری" کتاب الجمعۃ، باب ما قیل فی الزلازل والآیات، جلد: 1، صفحہ: 141، حدیث: 979

حوالہ 38: "صحیح مسلم" کتاب الزکاۃ، ذکر الخوراج الخ، جلد: 1، صفحہ: 340، 341، 343، بخاری، 2/ 623، 624، 756

marfat.com

...... "وہ اللہ کی کتاب کی طرف بلائینگے لیکن ہم سے دین کا کوئی تعلق نہیں ہو گا۔" (39)

...... حضرت علی نے فرمایا: آخری زمانے میں ایک بے خوف قوم ہو گی جو افضل الخلق (نبی ﷺ) کی حدیث سے بات کرینگے۔ لیکن وہ اسلام سے خارج ہو گی جیسے تیر شکار سے۔ ایمان انکے حلقوں سے تجاوز نہ کرے گا۔" (40)

...... بخاری شریف میں ہے: "حضرت عبداللہ بن عمر انہیں تمام مخلوق خدا سے بدترین قرار دیتے تھے اور آپ نے فرمایا: یہ لوگ ایسی آیات کی طرف چل پڑے جو کفار کے حق میں نازل ہوئیں تو انہیں مسلمانوں پر چسپاں کریں گے" (41)

آپ ﷺ کے علوم کی کچھ مزید جھلک!!

☆ ام الفضل نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس سے گذری، آپ نے فرمایا: تیرا حمل لڑکا ہو گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

بیشک اللہ تعالیٰ نے کائنات میرے سامنے رکھ دی ہے۔ میں کائنات کو اور قیامت تک جو کچھ اس میں ہونے والا ہے کو ایسے دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو۔

☆ اس قوم کا کیا حال ہے جو میرے علم میں کلام کرتی ہے، خدا کی قسم! تم جو کچھ پوچھو گے اپنے اور قیامت کے درمیان، میں اس کی خبر دوں گا۔

☆ اللہ نے اپنا دست قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھا، تو میں نے جو کچھ آسمانوں اور زمیں کے درمیان تھا سب جان لیا۔

☆ لوہے کے پرندے میں لوگ سفر کیا کرینگے۔

☆ مختلف کانیں نکلیں گی، اور ان میں سے ایک کان حجاز کے قریب ہے، وہاں سب سے برے لوگ آیا کرینگے۔

☆ پہلی رات کا چاند صاف دیکھا جائیگا تو کہا جائیگا یہ دو راتوں کا ہے، اور مساجد کو راستہ بنالیا جائیگا۔

☆ قرب قیامت فالج اور ہارٹ فیل عام ہو جائیگا۔

☆ معاملات میں انگریز کی تقلید، تم بنی اسرائیل کے طریقوں کو خوب اپناؤگے ☆ زمانے کی رفتار انتہائی تیز ہو گی

☆ مرد عورت ایک دوسرے کے مشابہت کرینگے۔

قارئین! نبی اکرم ﷺ کے علوم کا احاطہ ہمارے لئے ناممکن ہے، جو کچھ آپنے ملاحظہ کیا یہ تو آپ کے علوم کی ایک جھلک ہے۔ اللہ رب العزت نے جس طرح اپنے محبوب ﷺ کو بیشمار اختیارات عطا فرمائے ہیں اور زمین کے خزانوں کی کنجیوں کا مالک بنادیا ہے اسی طرح آپکو علم غیب و شہادت عطا فرما کر تمام مخلوق کا مقتدا و امام بنادیا ہے

لوح و قلم، عرش و کرسی اور زمان و مکان کے اسرار تو حضور سید عالم ﷺ کے بحر علم کا ایک حصہ ہیں۔ کیوں نہ ہوں؟ خالق مطلق نے اپنی ہر نعمت، ہر رحمت ان پر ختم فرما دی اور انکے درجات ابد الابد تک بڑھانے کا وعدہ فرمایا ہے۔

فان من جودک الدنیا وضرتہا ☆ ومن علومک علم اللوح والقلم

قرآن مقدس میں ہر چیز کا علم موجود ہے اور قرآن ان کی صفتوں میں سے ایک صفت ہے۔ اندازہ کریں باقی اوصاف کا کیا عالم ہو گا؟

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

حوالہ 39: "سنن ابوداؤد" کتاب السنۃ، باب فی قتال الخوارج، جلد: 2، صفحہ: 308، حدیث نمبر 4137.

حوالہ 40: "صحیح بخاری" کتاب فضائل القرآن، اثم من رای قرات القرآت الخ، جلد:2، صفحہ:756، حدیث 4669

حوالہ 41: "صحیح بخاری" کتاب استتابۃ الرتدین والمعاندین وقتالھم، باب قتل الخوارج الخ، جلد:2، صفحہ:1024

marfat.com

سچی حکایات

سلطان الواعظین، مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب کی روح پرور اور سبق آموز کاوش

قبرِ انور سے اذان کی آواز

جن دنوں لشکرِ یزید نے مدینہ منورہ پر چڑھائی کی ان دنوں تین دن مسجد نبوی میں اذان نہ ہو سکی، حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے یہ تین دن مسجد نبوی میں رہ کر گزارے۔ آپ فرماتے ہیں کہ نماز کے وقت ہو جانے کا مجھے کچھ پتہ نہیں چلتا تھا مگر اس طرح کہ جب نماز کا وقت آتا قبرِ انور سے ایک ہلکی سی اذان کی آواز آنے لگتی۔ (مشکوۃ شریف، صفحہ: 537)

سبق: ہمارے حضور ﷺ قبرِ انور میں بھی زندہ ہیں اور جو شخص (معاذاللہ) حضور کو مر کر مٹی میں مل جانے والا لکھتا ہے وہ بڑا بے ادب اور گستاخِ رسول ہے۔

آسمان کا گریہ

مدینہ منورہ میں ایک بار قحط پڑ گیا، بارش ہوتی ہی نہ تھی، لوگ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں فریاد لیکر حاضر ہوئے حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

حضور ﷺ کی قبر انور پر سے چھت میں ایک سوراخ کر دو تا کہ آسمان اور قبر میں کوئی حجاب نہ رہے۔ چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا تو اس قدر بارش ہوئی کہ کھیتیاں ہری بھری ہو گئیں اور جانور موٹے ہو گئے محدثین لکھتے ہیں کہ آسمان نے جب قبرِ انور کو دیکھا تو رو پڑا تھا۔ (مشکوۃ شریف، صفحہ: 527)

سبق: ہمارے حضور ﷺ کا فیض پاک وصال شریف کے بعد بھی بدستور جاری ہے اور حضور کی قبر انور کی زیارت سے ہر آنکھ آنسوؤں کے پھول برسانے لگتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ سے کچھ پانے کیلئے حضور کا وسیلہ ضروری ہے۔

بلال رضی اللہ عنہ کا خواب

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک مرتبہ قحط پڑ گیا تو حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ روضۂ انور پر حاضر ہوئے اور عرض کیا:

"یا رسول اللہ! آپ کی امت ہلاک ہو رہی ہے بارش نہیں ہوتی۔"

حضور ﷺ انہیں خواب میں ملے اور فرمایا:

"اے بلال! عمر کے پاس جاؤ اسے میرا اسلام کہو اور کہہ دو کہ بارش ہو جائے گی اور عمر سے یہ بھی کہنا کہ کچھ نرمی اختیار کرے (یہ حضور نے اس لئے فرمایا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دین کے معاملہ میں بڑے

marfat.com

...فت تھے)۔"

حضرت بلال حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور کا سلام و پیغام پہنچا دیا، حضرت عمر یہ سلام پیغامِ محبوب پا کر بہت روئے اور پھر بارش بھی خوب ہوئی۔ (شواہد الحق، امام نبھانی، صفحہ:67)

سبق: معلوم ہوا کہ وصال شریف کے بعد بھی صحابہ کرام مشکل کے وقت حضور ہی کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور ہر مشکل یہیں سے حل ہوتی تھی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بڑی شان ہے اور آپ خلیفہ برحق ہیں اور اس قدر خوش قسمت ہیں کہ وصال شریف کے بعد بھی حضور کے سلام و پیام سے مشرف ہوتے ہیں پھر جسے فاروقِ اعظم سے عداوت ہو گی وہ حضور ﷺ کو کیوں نہ برا لگے گا؟؟؟

امِ فاطمہ:

اسکندریہ کی ایک عورت امِ فاطمہ مدینہ منورہ میں حاضر ہوئی تو اس کا ایک پیر زخمی اور متورم ہو گیا حتیٰ کہ وہ چلنے سے رہ گئی۔ لوگ مکہ معظمہ جانے لگے مگر وہ وہیں رہ گئی، ایک دن وہ کسی طرح روضۂ انور پر حاضر ہوئی اور روضۂ انور کا طواف کرنے لگی طواف کرتی جاتی اور یہ کہتی جاتی:

"یا حبیبی یارسول اللہ! لوگ چلے گئے اور میں رہ گئی۔ حضور! یا تو مجھے بھی واپس بھیجئے یا پھر اپنے پاس بلا لیجئے!"

یہ کہہ رہی تھی کہ تین عربی نوجوان مسجد میں داخل ہوئے اور کہنے لگے کون مکہ معظمہ جانا چاہتا ہے؟ ام فاطمہ نے جلدی سے کہا میں جانا چاہتی ہوں۔ ان میں سے ایک بولا تو اٹھو! ام فاطمہ بولی میں اٹھ نہیں سکتی۔ اس نے کہا: اپنا پیر پھیلاؤ! تو ام فاطمہ نے اپنا متورم پیر پھیلا دیا اس کا جب متورم پیر دیکھا تو تینوں بولے ہاں یہی وہ ہے اور پھر تینوں آگے بڑھے اور ام فاطمہ کو اٹھا کر سواری پر بٹھا دیا اور مکہ معظمہ پہنچا دیا اور دریافت کرنے پر ان میں سے ایک نوجوان نے بتایا کہ مجھے حضور نے خواب میں حکم فرمایا تھا کہ اس عورت کو مکہ پہنچا دو۔

ام فاطمہ کہتی ہے کہ میں بڑے آرام سے مکہ پہنچ گئی۔ (شواہد الحق، صفحہ:164)

سبق: ہمارے حضور ﷺ آج بھی ہر فریادی کی فریاد سنتے ہیں اور ہر مشکل حل فرما دیتے ہیں بشرطیکہ فریادی دل سے اور سچی عقیدت سے "یا حبیبی یارسول اللہ" کہنے کا بھی عادی ہو!!!

ایک ہاشمی عورت:

مدینہ منورہ میں ایک ہاشمی عورت رہتی تھی اسے بعض لوگ ایذاء دیا کرتے تھے ایک دن وہ حضور کے روضہ پر حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی:

"یارسول اللہ! یہ لوگ مجھے ایذاء دیتے ہیں۔"

روضۂ انور سے آواز آئی:

"کیا میرا اسوۂ حسنہ تمہارے سامنے نہیں، دشمنوں نے مجھے ایذائیں دیں اور میں نے صبر کیا، میری طرح تم بھی صبر کرو!"

عورت فرماتی ہیں کہ مجھے بڑی تسکین ہوئی اور چند دن کے بعد مجھے ایذاء دینے والے بھی مر گئے (شواہد الحق، صفحہ:165)

سبق: ہمارے حضور ﷺ سب کی سنتے ہیں اور ہر مظلوم کیلئے آپ کا دَر جائے پناہ ہے اور یارسول اللہ کہنے سے حضور ﷺ کی جانب سے رحمت و تسکین حاصل

marfat.com

ہوتی ہے!!!

رسول اللہ ﷺ کا پیغام ایک مجوسی کے نام

شیراز کے ایک بزرگ حضرت فاش فرماتے ہیں میرے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا اور میرے پاس خرچ کرنے کیلئے کچھ بھی نہ تھا اور وہ موسم انتہائی سردی کا تھا میں اسی فکر میں سو گیا تو خواب میں حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی آپ نے فرمایا:

کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا حضور خرچ کیلئے میرے پاس کچھ نہیں بس اسی فکر میں تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

"دن چڑھے تو فلاں مجوسی کے گھر جانا اور اس سے کہنا کہ رسول اللہ نے تجھے کہا ہے کہ بیس دینار تجھے دیدے"

حضرت فاش صبح اٹھے تو حیران ہوئے کہ ایک مجوسی کے گھر کیسے جاؤں اور رسول اللہ کا حکم وہاں کیسے سناؤں؟ اور پھر یہ بات بھی درست ہے کہ خواب میں حضور نظر آئیں تو وہ حضور ہی ہوتے ہیں۔ اسی شش وپنج میں وہ دن گزر گیا اور دوسری رات پھر حضور کی زیارت ہوئی اور حضور نے فرمایا:

"تم اس خیال کو چھوڑ دو اور اس مجوسی کے پاس جا کر میرا پیغام پہنچا دو۔"

چنانچہ حضرت فاش صبح اٹھے اور اس مجوسی کے گھر چل پڑے، کیا دیکھتے ہیں کہ وہ مجوسی اپنے ہاتھ میں کچھ لیے ہوئے دروازے پر کھڑا ہے۔ جب اس کے پاس پہنچے تو چونکہ وہ ان کا جانتا نہ تھا اور یہ پہلی مرتبہ اس کے پاس آئے تھے اس لئے شرما گئے اور وہ مجوسی خود ہی بول پڑا:

"بڑے میاں! کیا کچھ حاجت ہے؟ حضرت فاش بولے: ہاں! مجھے رسول اللہ ﷺ نے تمہارے پاس یہ کہہ کر بھیجا ہے کہ تم مجھے بیس دینار دے دو۔ اس مجوسی نے اپنا ہاتھ کھولا اور کہا تو لیجئے یہ بیس دینار میں نے آپ ہی کیلئے نکال کر رکھے تھے اور آپ کی راہ دیکھ رہا تھا۔

حضرت فاش نے وہ دینار لے لئے اور اس مجوسی سے پوچھا: بھئی میں تو بھلا رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھ کر یہاں آیا ہوں مگر تجھے میرے آنے کا کیسے علم ہو گیا؟ تو وہ بولا:

میں نے رات کو اس شکل و صورت کے ایک نورانی بزرگ کو خواب میں دیکھا ہے جس نے مجھ سے فرمایا کہ ایک شخص صاحب حاجت ہے وہ کل تمہارے پاس پہنچے گا اسے بیس دینار دے دینا۔ چنانچہ میں بیس دینار لے کر تمہاری ہی انتظار میں تھا۔

حضرت فاش نے جب اس کی زبانی رات کو ملنے والے نورانی بزرگ کا حلیہ سنا تو وہ حضور ﷺ کا تھا چنانچہ، حضرت فاش نے اس سے کہا: یہی رسول اللہ ﷺ ہیں۔

اس مجوسی نے یہ واقعہ سن کر تھوڑی دیر توقف کیا اور پھر کہا مجھے اپنے گھر لے چلو! چنانچہ وہ حضرت فاش کے گھر آیا اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ پھر اس کی بیوی، بہن اور اسکی اولاد بھی مسلمان ہو گئی۔

(شواہد الحق، صفحہ:169)

سبق: ہمارے حضور ﷺ کی نظر رحمت جس پر بھی پڑ جائے اس کا بیڑا پار ہو جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ اپنے محتاج غلاموں کی فریاد سنتے ہیں اور وصال شریف کے بعد بھی محتاجوں کی مدد فرماتے ہیں!!!

marfat.com

دانش حجاز

اقوالِ زریں اور تبصروں سے مزین، برطانیہ کے نامور سکالر محمد دین سیالوی کی دانشمندانہ تحریر

بیٹا اپنے والد کو کیسے راضی کرے؟؟؟

والدین جب بیٹے سے ناراض فوت ہو جائیں تو ان کو تین چیزوں سے راضی کرے:

☆1 بیٹا خود نیک بنے کیونکہ والدین کیلئے بیٹے کے نیک ہونے سے زیادہ پسندیدہ چیز کوئی نہیں!

☆2 ان کے رشتہ داروں اور دوستوں سے تعلق رکھے اور ان سے نیکی کرے!

☆3 ان کیلئے مغفرت طلب کرے، دعا کرے اور صدقہ کرے۔

تبصرہ:

☆1 والدین کے وصال کے بعد بھی اولاد پر ان کے حقوق جاری رہتے ہیں، سب سے پہلا حق تو یہ ہے کہ اولاد خود نیک بنے اور اچھا کردار اپنائے۔ یہ والدین کیلئے صدقۂ جاریہ ہو گا، مزید بر آں اس سے انکی نیک نامی بھی ہو گی اور قبر میں روح بھی ٹھنڈی ہو گی۔

کہتے ہیں کہ بیٹے تین قسم کے ہوتے ہیں:

...... پہلے وہ جو اپنے والدین کیلئے باعث بدنامی ہوتے ہیں ان کے مقام و مرتبہ کو بٹہ لگاتے ہیں اور ان کی اچھی شہرت کو داغدار کر دیتے ہیں انہیں کپوت کہا جاتا ہے۔

...... دوسرے وہ جو والدین کی عزت و شہرت میں اضافہ تو نہیں کر سکتے لیکن انہوں نے معاشرے میں جو مقام بنایا ہوتا ہے اسے قائم رکھتے ہیں اور اس میں کمی نہیں آنے دیتے انہیں پوت کہا جاتا ہے۔

...... اور تیسرے وہ جو اپنے والدین کی عزت و شہرت کو چار چاند لگا دیتے ہیں اور ان کی نیک نامی میں اور اضافہ کرتے ہیں، اپنے والدین کے مشن کو آگے بڑھاتے ہیں یہ سپوت کہلاتے ہیں۔

☆2 دوسرا حق یہ ہے کہ ان کے رشتہ داروں اور دوستوں سے اچھا تعلق رکھے، ان کا ادب و احترام بجالائے اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئے۔

ایک آدمی سے کسی نے پوچھا کہ تمہارے دوست زیادہ ہیں یا تمہارے باپ کے زیادہ تھے؟

اس نے جواب دیا کہ میرے دوست زیادہ ہیں۔

سوال کرنے والے نے کہا:

تم تو بڑے گستاخ ہو کیونکہ تم اپنے کو والد سے بڑا ثابت کر رہے ہو یعنی تم بڑے لجپال ہو اور والد سے زیادہ دوستیاں پالنے والے ہو۔

اس نے کہا:

marfat.com

میں گستاخ نہیں ہوں بلکہ سعادت مند بیٹا ہوں، اصل بات یہ ہے کہ میرے اپنے بھی دوست ہیں اور میں نے والد صاحب کے دوست بھی رکھے ہوئے ہیں یعنی والد صاحب کے وصال کے بعد ان کی دوستیاں اور رشتہ داریاں بھی میں نے قائم رکھی ہوئی ہیں اس طرح میرے دوست زیادہ بنتے ہیں۔

حدیث کے الفاظ ہیں:

''ان من ابر البر ان یصل الرجل اھل ود ابیه بعد ان یولی.''

ترجمہ: ''سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی والدین کی وفات کے بعد ان سے محبت کرنے والوں سے صلہ رحمی کرے۔ (حوالہ: صحیح مسلم، صحیح ابن حبان)

☆3 تیسرا حق یہ ہے کہ والدین کیلئے مغفرت کی دعائیں کرے اور مالی وبدنی عبادات کرکے ان کو ایصال ثواب کرے۔ اس ضمن میں سب سے بہترین دعا وہ ہے جو قرآن نے سکھائی ہے، پندرہویں پارہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"رب ارحمهما كما ربياني صغيرا."

(حوالہ: قرآن مجید، سورہ اسراء، آیت نمبر 24۔)

یعنی اے میرے پروردگار! میرے والدین نے جس طرح مجھے بچپن میں شفقت و محبت سے پالا تھا تو بڑھاپے میں انکو صحت وتندرستی عطافرما اور وصال کے بعد انکو دامن رحمت میں جگہ عطافرما۔

ایک حدیث مبارکہ کہ جس میں والدین کی وفات کے بعد ان کے حقوق کا ذکر ہے۔

حضرت مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے تھے تو بنی سلمہ میں سے ایک شخص آیا اور عرض کی:

یارسول اللہ! میرے والدین کی وفات کے بعد بھی ان کے کوئی حقوق مجھ پر ہیں جو میں ادا کروں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

''ہاں، ان کیلئے دعا کرو! ان کیلئے استغفار کرو! ان کے وصال کے بعد ان کے عہد (وصیت وغیرہ) کو پورا کرو! خاص طور پر ان کے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرو اور ان کے دوستوں کی عزت کرو!'' (سنن ابوداؤد)

ہر سعادت مند بیٹے کو ان حقوق کا خیال رکھنا چاہئے لیکن جس بدقسمت بیٹے کے والدین اس سے ناراض فوت ہوئے ہوں اسے تو یہ نسخہ کیمیا ضرور اپنانا چاہئے ہو سکتا ہے اس طرح اس کے والدین اس سے راضی ہو جائیں اور ان کے صدقے اللہ تبارک وتعالیٰ بھی راضی ہو جائے۔

دل کی سختی کا علاج !!!

جب تم اپنے دل میں سختی پاؤ تو (مندرجہ ذیل کام کرو انشاء اللہ سختی دور ہو گی اور دل میں رقت اور نرمی پیدا ہو گی):

☆ تدبر اور تفکر کے ساتھ کثرت سے قرآن پاک کی تلاوت کرو!

☆ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھو!

☆ زاہدوں کی صحبت اختیار کرو!

☆ ☆نبی کریم ﷺ کی سنت، آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی سیرت کو اپناؤ!

maktabah.org

تبصرہ:

قرآن وحدیث اور اصحاب رسول ﷺ کی سیرتوں کے مطالعہ، ان کے مطابق عمل کرنے اور صالحین وذاکرین کی صحبت سے دلوں میں سوز و گداز پیدا ہوتا ہے اور پتھر دل بھی خشیت الٰہی سے نرم پڑ جاتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم."

(حوالہ: قرآن مجید، سورہ حج، آیت نمبر 35۔

ترجمہ: "جب ان کے سامنے اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔"

چار چیزیں آدمی کی سعادت مندی ھیں!!!

رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

چار چیزیں آدمی کی سعادت مندی ہیں:

- ☆ بیوی صالحہ ہو۔
- ☆ اولاد نیک ہو۔
- ☆ سوسائٹی اچھی ہو۔
- ☆ روزگار اپنے شہر میں ہو۔

تبصرہ:

مندرجہ بالا حدیث شریف میں چار چیزوں کو سعادت مندی کی علامت قرار دیا گیا ہے، تجربہ اور مشاہدہ بھی یہی بتاتا ہے کہ جس شخص کو یہ چار چیزیں نصیب ہو جائیں وہ بڑی پرسکون اور باوقار زندگی گزارتا ہے۔

سیدنا عمر فارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ نیک سیرت، بلند کردار اور سمجھدار بیوی ایمان کے بعد سب سے بڑی نعمت ہے۔ اسی لئے نبی کریم ﷺ نے تعلیم دی ہے کہ رفیقہ حیات کے انتخاب کے وقت حسن وجمال، مال ودولت اور اونچے نسب کی بجائے سیرت و کردار اور اخلاق وعادات کو میرٹ بنائیں۔

اولاد بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے بشرطیکہ وہ نیک اور صالح ہو ورنہ بدکردار اور گمراہ اولاد تو سوہان روح بن جاتی ہے، نیندیں حرام اور آرام وسکون تباہ ہو جاتا ہے۔ وہ والدین جن کی اولادیں ان کی وفادار اور فرمانبردار نہیں، راہ ہدایت سے بھٹک چکی ہیں۔ دن کو آوارہ گردی اور رات کو نائٹ کلبوں کی حاضری ان کا محبوب مشغلہ ہے، کبھی ان (والدین) کے ویران دلوں میں جھانکیں وہاں حسرتیں اور زندہ در گور تمنائیں آپ کا استقبال کریں گی، ان سے داستان غم سنیں، ان سے زیادہ آپ روئیں گے۔

قرآن نے جو دعائیں سکھائی ہیں ان میں سے ایک اہم دعا یہ ہے:

"ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریاتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما."

(حوالہ: قرآن مجید، سورہ فرقان، آیت نمبر 74۔)

ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہماری بیویوں اور اولادوں کو ہمارے دلوں کا چین اور آنکھوں کی ٹھنڈک بنا اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔"

زندگی میں اچھے، مخلص اور وفادار دوست میسر آجانا بڑی خوش بختی ہے۔ ناسمجھ، جاہل، خود غرض اور بدکردار دوست سے عقل مند اور نیک سیرت دشمن بہتر ہوتا ہے، مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تو اس سے بھی آگے چلے گئے ہیں فرماتے ہیں:

marfat.com

"مار بد بہ از یار بد"

ترجمہ: برے آدمی کی دوستی سے خطرناک اور زہریلے سانپ کی سنگت اچھی ہے۔"

مولانا اس کی وجہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ سانپ تو صرف جان کا دشمن ہے لیکن برے دوست اور بری سوسائٹی جان کے ساتھ ایمان کی بھی دشمن ہے۔

نبی کریم ﷺ نے اچھے دوست کی مثال عطار اور اس کی خوشبو سے دی ہے اور برے دوست کی مثال لوہار اور اس کی دھواں اگلتی بھٹی سے دی ہے۔

اس مضمون کی اہمیت مندرجہ ذیل ادب پاروں سے سمجھیں:

☆ "التمسوا الجار قبل الدار."

ترجمہ: گھر سے پہلے اچھا پڑوسی تلاش کرو۔

☆ "اطلبوا الصدیق قبل الطریق."

ترجمہ: راہ پڑنے سے پہلے کوئی اچھا ساتھی تلاش کرو۔

اپنے شہر میں گھر کے قریب روزگار کی جو افادیت ہے اس کا کون منکر ہو سکتا ہے، جسے روزگار کی تلاش گھر سے دور لے جائے وہ بچارا گھر کا رہتا ہے نہ گھاٹ کا!!!

ہر روز گھر سے جائے آئے تو سفر کی صعوبتیں اور اخراجات کا بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے اور گھر سے دور روزگار کی جگہ پر رہے تو گھر اور بچوں سے جدائی کا عذاب سہنا پڑتا ہے۔ عدم سرپرستی کی وجہ سے بچوں کی تعلیم و تربیت متاثر ہونے کے ساتھ ساتھ کئی انجانے اندیشے انسان کے مستقل ساتھی بن جاتے ہیں!!!

ماہ رجب المرجب

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

تحقیق رجب میں ایک دن ہے اور ایک رات ہے جو شخص روزہ رکھے اس دن کا اور قیام کرے اس رات کا، اسے اس شخص کی مانند ثواب ملے گا جو 100 برس روزے رکھے اور 100 برس راتوں میں قیام کرے۔

پس وہ رات ستائیسویں اور دن ستائیسواں ہے۔

(غنیۃ الطالبین، صفحہ :322۔ ترتیب شریف، صفحہ :781)

منجانب: قاری عصمت اللہ خان چشتی

maktabah.org

فقیہ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

پیشکش علامہ محمد راشد تنویر قادری

پیشوائے اہل سنت حضرت پیر محمد افضل قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے دادا جان سراج السالکین، قدوۃ العارفین، عمدۃ الاولیاء، شیخ المشائخ، استاذ الاساتذہ، فقیہ اعظم حضرت مولانا محمد نیک عالم قادری رحمۃ اللہ علیہ 1884ء کے لگ بھگ مرازیاں شریف میں ایک خالص علمی و مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ہوش سنبھالتے ہی آپ نے علوم دینیہ کی تحصیل کیلئے سالہا سال بڑی محنت شاقہ فرمائی اور پھر فارغ التحصیل ہونے کے بعد 1905ء میں ایک دینی درسگاہ (جو کہ اس وقت دنیا بھر میں جامعہ قادریہ عالمیہ کے نام سے مشہور ہے) کی بنیاد رکھی۔ اس وقت گجرات اور گردونواح میں درس نظامی کی کوئی درسگاہ نہ تھی۔ چنانچہ نہ صرف گردونواح سے بلکہ کشمیر اور سرحدی علاقوں تک سے کثیر طلبہ دین یہاں کھنچے چلے آتے تھے۔ مقامی مسافر طلبہ کی تعداد ایک صد سے دو صد تک رہتی تھی۔ آپ اکیلے ہی ان طلبہ کو ابتدائی قاعدہ سے لے کر درس نظامی کی آخری کتب تک تعلیم دیتے تھے۔

آپ سے جن سینکڑوں حضرات نے علم دین حاصل کیا ان میں شیخ الحدیث سید محمد جلال الدین شاہ جامعہ محمدیہ بھکھی شریف، استاذ العلماء حضرت مولانا پیر محمد اسلم قادری، استاذ الاساتذہ حضرت علامہ محمد نواز نقشبندی کیلانی، حضرت مولانا محمد فضل کریم قادری، صدر العلماء حضرت مولانا فیض محمد مبلوی اور حضرت مولانا علامہ علی محمد کاشمیری اور بہت سی دیگر ممتاز دینی، علمی و روحانی شخصیات شامل ہیں۔

آپ نے جامع مسجد باری والی محلہ چاہ بھنڈر گجرات میں چالیس سال تک فی سبیل اللہ خطابت کے فرائض سرانجام دیئے، کسی سے ایک پائی تک وصول نہیں کی۔ حضرت پیر سید ولایت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی گجرات آمد پر حضرت شاہ صاحب کی مسجد میں آپ کی دعوت پر ہر نماز جمعہ کے بعد وعظ فرمایا کرتے تھے اور دور دراز سے آئے ہوئے لوگوں کو مسائل کے جواب دیتے تھے۔ حضرت صاحب قبلہ اور حضرت پیر ولایت شاہ صاحب آپس میں ایک دوسرے کا بے حد احترام کرتے تھے۔ حضرت صاحب قبلہ کے وصال کی خبر سن کر حضرت پیر ولایت شاہ صاحب نے فرمایا:

''افسوس! ہم قطب زمانہ سے محروم ہو گئے۔''

عظیم عالم و فقیہ و مدرس و مبلغ ہونے کے ساتھ ساتھ عبادت و ریاضت اور زہد و تقویٰ میں بھی آپ کا مقام بہت بلند و مثالی تھا۔ تعلیم و تدریس کے علاوہ اوقات میں عبادات میں مصروف رہتے تھے۔ آپ کے تلمیذ حضرت علامہ پیر سید محمد قاسم شاہ سابق خطیب نور پور شاہاں اسلام آباد، حال برطانیہ اپنے تاثرات میں لکھتے ہیں:

''زمانہ طالب علمی میں رات کو جب بھی آنکھ کھلی تو حضرت استاذ صاحب قبلہ کو میں نے مصروف عبادت پایا۔''

آپکے تلمیذ حضرت مولانا محمد نواز صاحب رحمۃ اللہ علیہ سابق صدر مدرس بھکھی شریف فرمایا کرتے:

''استاذ محترم بیماری کے ایام میں بھی روزانہ کم از کم آٹھ سیپارے تلاوت فرماتے تھے اور اس قدر کثرت کے ساتھ تلاوت فرماتے تھے کہ تلاوت کرکے حافظ قرآن ہو گئے تھے۔ آپ اکثر روزہ سے ہوتے تھے لیکن گھر والوں کو بھی روزہ کی خبر نہیں ہوتی تھی۔ گھر سے حسب معمول مسجد میں کھانا بھیجا جاتا تو چپکے سے کسی مسکین طالب علم کو کھانا کھلا دیتے۔ آپ صحیح معنوں میں عابد و زاہد بے ریا تھے۔''

آپ عظیم علمی و روحانی پیشوا تھے لیکن خدا کے گھر (مسجد) کی صفائی اکثر خود کرتے تھے۔ کئی بار مسجد کی صفائی کیلئے اپنی قمیص یا چادر استعمال کرتے اور اس قمیص کو بڑے شوق سے پہنتے اور فرماتے مسجد کا غبار آتش جہنم سے نجات

marfat.com

دلاتا ہے۔آپ علماء وسادات کا بے حد احترام کرتے تھے۔ یتیموں، مسکینوں کی پرورش میں بڑی دلچسپی لیتے تھے۔ یتیم بچوں وبچیوں سے اپنی اولاد سے بھی زیادہ پیار کرتے تھے۔ رشتہ داروں اور ہمسایہ کے حقوق کا خاص خیال رکھتے تھے۔ مصائب میں تعزیت کیلئے لوگوں کے گھر تشریف لے جاتے۔ قرب وجوار میں جنازہ میں ضرور شرکت کرتے اور تبلیغ دین کیلئے جہاں بھی جانا پڑتا بلامعاوضہ تشریف لے جاتے

آپ کو قرآن پاک سے حد درجہ محبت تھی۔ کثرت تلاوت کے ساتھ ساتھ آپ قرآن پاک اپنے ہاتھ سے بھی لکھتے اور نادار طلباء کو قرآن پاک کے دستی نسخے تعلیم کیلئے عطا فرماتے۔آج بھی آپ کے ہاتھ کے لکھے ہوئے کئی نسخے قبلہ پیر صاحب کے پاس نیک آباد شریف میں موجود ہیں۔

آپ نے سلوک کی منازل طے کرنے کیلئے حجۃ الکاملین قطب الارشاد حضرت سرکار قبلہ پیر سید ظہور الحسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ قادری جیلانی سجادہ نشین دربار عالیہ بٹالہ شریف سے بیعت کی اور پھر آپ کے خلف ارشد غوث زمانہ پیر سید نذر محی الدین قادری جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے مزید تربیت حاصل کی اور سرکار بٹالوی نے آپ کو خصوصی اجازت وخلافت سے بھی نوازا تھا۔

مشائخ کی خصوصی توجہ اور عبادات وریاضت میں محنت شاقہ کے سبب خدا تعالیٰ نے آپ کو ولایت کاملہ اور کرامات باہرہ سے نوازا تھا۔ سینکڑوں لوگ آج بھی بقید حیات گواہ ہیں کہ ایک دفعہ پورا موسم گرما بیتا جارہا تھا اور بارش نہیں ہو رہی تھی تو حضرت صاحب قبلہ نے نالہ بھمبر کے کنارے نماز استقاء پڑھائی، اسی وقت کالی گھٹا چڑھی اور بہت زیادہ بارش ہوئی۔ حاضرین نماز بھیگتے ہوئے گھر واپس پہنچے حالانکہ نماز سے قبل آسمان میں بالشت کے برابر بھی بادل نہ تھا

آپ کی دعاؤں سے بہت سے خوش نصیب لوگوں کو حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کا شرف بھی نصیب ہوا۔ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز حضرت پیر محمد یعقوب شاہ صاحب آف ماجرہ شریف کو کسی وجہ سے زیارت نبوی بند ہو گئی تو دریائے راوی کے کنارے ایک مجذوب کی ہدایت پر آپ مراڑیاں شریف حضرت صاحب قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپکی توجہ ودعا سے اسی رات زیارت نبوی سے مشرف ہو گئے۔ حضرت شاہ صاحب ہمیشہ مراڑیاں شریف میں ننگے پاؤں تشریف لاتے تھے اور فرماتے تھے کہ حضرت مولانا محمد نیک عالم قادری اس قدر حضوری ہیں کہ اگر شرع شریف اس زمانے میں کسی کو صحابی کہنے کی اجازت دیتی تو میں برملا آپ کو صحابی کہتا۔

حضرت پیر سید محمد عربی شاہ قادری مہاجر مدنی جو صائم الدہر اور قائم اللیل صاحب کشف وکرامات بزرگ ہیں، نے ہجرت مدینہ سے قبل حضرت مولانا محمد نیک عالم قادری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر پانچ ماہ کا اعتکاف کیا۔ اپنے تحریری تاثرات میں فرماتے ہیں کہ میں نے اعتکاف کے دوران عجیب وغریب واقعات دیکھے اور صاحب مزار اور انکے سجادہ نشین سے قسم قسم کے فیوض وبرکات حاصل کیں اور کئی بار حضور نبی کریم ﷺ، حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور دیگر اولیاء اللہ کی زیارت نصیب ہوئی

وصال: آپ 26 رجب المرجب 1378ھ بمطابق 14 فروری 1958ء دس بجے شب بروز ہفتہ کلمہ پڑھتے ہوئے راہی ملک بقا ہو گئے۔ وصال کے وقت بھی عجیب وغریب کرامات ظہور پذیر ہوئیں۔ اگلے روز آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی، جس میں ہزارہا عوام وخواص نے شرکت کی اور آپ کو مراڑیاں شریف کے جنوب میں جہاں آج کل جامعہ قادریہ عالمیہ ہے، میں ایک صاحب کرامات گیلانی سید صاحب کے پہلو میں دفن کیا گیا۔آپ کے اسم گرامی کی نسبت سے اس جگہ کا نام ''نیک آباد'' رکھا گیا۔

عرس مبارک: آپکا سالانہ عرس مبارک ہر سال 27 رجب المرجب صبح 9 بجے تا نماز ظہر خانقاہ قادریہ عالمیہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات میں ہوتا ہے!!!

marfat.com

was not cruicified. He is alive in the heavens, & will come to the earth again near the day of judgement.

FORGIVING

One day our prophet ﷺ was sleeping under a tree. His sword was hanging on a branch.

Da'suur, his worst enemy saw this and became very happy. He wickedly thought that it was a chance to murder him. He moved forward quietly, took the sword and said,

" who can save you from my hand".

Our prophet ﷺ woke up and answered very calmly,

"Allah".

Da'suur was embarrased and started shivering. The sword fell down from his hand. Our prophet ﷺ grabbed the same sword and asked him, "Now who can save you from my hand?

Da'suur answered, You are very kind! please forgive me.

Hearing this, our prophet ﷺ forgave him.

دیا۔ جبکہ سیدنا عیسیٰ کو سولی نہیں دیا گیا آپ آج بھی آسمانوں پر زندہ موجود ہیں۔ آپ قیامت کے قریب دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے۔

معاف کرنا

ایک دن ہمارے پیارے نبی ﷺ ایک درخت کے نیچے سو رہے تھے۔ آپ ﷺ کی تلوار درخت کی شاخ سے لٹک رہی تھی۔

دعثور آپ کا بدترین دشمن تھا۔ اُس نے دیکھا تو بہت خوش ہوا۔ اُس نے سوچا کہ ان کو قتل کرنے کا بڑا آسان موقعہ ہے۔ وہ دبے پاؤں آگے بڑھا، تلوار اُتاری اور تلوار کو لہراتے ہوئے چیخ کر بولا:

آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟

ہمارے پیارے نبی ﷺ جاگ اُٹھے۔ آپ ﷺ نے بڑے سکون سے فرمایا:

اللہ!

اس جواب سے دعثور پر رعب پڑ گیا وہ ڈر سے کانپنے لگا۔ اُس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے وہی تلوار اُٹھا کر پوچھا:

اب تجھے میرے ہاتھ سے کون بچائے گا؟

اُس نے جواب دیا:

آپ بڑے مہربان ہیں۔ مجھے معاف کر دیں!

یہ سن کر ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فوراً معاف کر دیا۔

شعبہ خواتین کا رابطہ نمبر: (صرف خواتین ہی رابطہ کر سکتی ہیں)
محترمہ ر. ک. قادری صاحبہ، پرنسپل شریعت کالج طالبات، مرکزی نگران عالمی تنظیم اہلسنت خواتین۔ 053-3522290
marfat.com

"Obey the order of your Lord. You will find me patient".

Sayyidonaa Ibrahim took him to the Jungle. Ibrahim made Ism'il lie on his back. He coverd his eyes and tied the hands and feet of his son. He covered his own eyes as well. He passed the sharp knife on the throat of Isma'il . but was surprised on uncovering eyes, to see Isma'il smiling on one side & a slaughtered lamb instead of him.

ابا جان! آپ اپنے رب کے حکم پر ضرور عمل کریں۔ میری فکر نہ کریں۔ میں ضرور صبر کروں گا۔

سیدنا ابراہیم اپنے بیٹے کو جنگل میں لے گئے اور چت زمیں پر لٹا دیا۔ آنکھوں پر پٹیاں باندھ دیں۔ ہاتھ اور پاؤں بھی باندھ دیئے۔ آپ نے اپنی آنکھوں پر بھی پٹیاں باندھ لیں۔ چھری چلائی اور آنکھیں کھولیں تو حیران ہو گئے کہ سیدنا اسمٰعیل وہاں ایک طرف کھڑے مسکرا رہے ہیں اور وہاں پر ایک دنبہ ذبح شدہ پڑا ہے۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام اپنے امتحان میں کامیاب ہو چکے تھے۔

SAYYID NA ISAA (PBUH)

Isaa was Allah's prophet. Maryam was his mother. She never married. Isaa was born without a father. Allah gave him many miracles. He healed the blind & leppers & gave life to the dead, & made birds out of clay and then blew life in them. Observing these miracles a lot of people believed in him. The Jews did not like this. They made a plan to murder him. Four jews came to his house. One of them entered. Allah raised Isaa to the heavens and turned the man into Isaa"s likeness. Another three people came and crucified that man. Isaa

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی تھے۔ آپ کی والدہ کا نام سیدہ مریم علیہا السلام تھا۔ آپ نے شادی نہیں کی تھی۔ سیدنا عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے باپ کے بغیر پیدا کیا تھا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بہت سارے معجزات عطا کئے تھے۔ آپ اندھوں اور کوڑھوں کو تندرست کر دیتے تھے۔ مردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔ مٹی سے پرندہ بنا کر اُس میں پھونک مارتے تو وہ زندہ ہو کر اڑ جاتا تھا۔ یہ معجزات دیکھ کر لوگ آپ پر ایمان لے آتے تھے۔ یہودی اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے اُنھوں نے سیدنا عیسیٰ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔

ایک دن چار یہودی قتل کرنے کیلئے آئے۔ ایک آدمی اندر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اوپر اُٹھا لیا اور اس آدمی کی شکل سیدنا عیسیٰ کی طرح کر دی۔ بعد میں آنے والوں نے اس کو عیسیٰ علیہ السلام سمجھ کر سولی دے

marfat.com

Teaching of Islam

Allama Sajid ul Hashemi,England

OBEDIENCE

Sayyidonaa Ibrahim was Allah's prophet. Allah blessed him with a beautiful son in old age. His name was Isma'il. Both were obedient worshippers of Allah.

When Isma'il grew up, Allah decided to test Ibrahim and Isma'il to see whether they would obey him or not.

For three days Sayyidonaa Ibrahim saw the same dream. He saw himself slaughtering his son, Isma'il. Ibrahim came to know that it was an order by Allah for him to sacrifice his son. Ibrahim asked his son,

"O my beloved son! I have seen in my dream that I am slaughtring you. What is your opinion?

Sayyidonaa Isma'il replied simultaneously,

فرماں برداری

سیدنا ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو آخری عمر میں ایک بہت ہی خوبصورت بیٹا دیا۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کا نام سمٰعیل رکھا۔ دونوں باپ اور بیٹا اللہ تعالیٰ کے بہت ہی فرماں بردار تھے۔

سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام بڑے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کا امتحان لیا جائے اور یہ دیکھا جائے کہ میرا حکم مانتے ہیں یا نہیں۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے لگا تار تین دن خواب میں دیکھا کہ وہ اپنے پھول سے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کر رہے ہیں۔ سیدنا ابراہیم جان گئے کہ خواب کی صورت میں اللہ تعالیٰ مجھے حکم دے رہا ہے کہ ابراہیم اپنے بیٹے کو میری راہ میں خود قربان کر دو!

سیدنا ابراہیم نے اپنے بیٹے اسماعیل سے کہا:

اے میرے پیارے بیٹے! میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ اب آپ بتائیں کہ آپ کی رائے کیا ہے؟

سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام نے فوراً جواب دیا:

marfat.com

تم میں سے ایک جماعت ضرور ہونی چاہئے جو بھلائی کی دعوت دے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور یہی فلاح پانے والے ہیں (القرآن)

خبرنامہ

صداقت قرآن کے بارے میں ایک نیا انکشاف:

قوم عاد کا ایک انسانی ڈھانچہ کھدائی کے دوران ظاہر ہوگیا، قد تقریبا 150 فٹ اور چھاتی 25 فٹ ہے

غیر مسلمو ! اللہ تعالیٰ کی اتنی واضح نشانی دیکھ کر اب تو اسلام قبول کرلو!!!

ایک عرب کو نبی اکرم ﷺ کا دیدار نصیب ہوا، اسنے خواب میں حضور ﷺ کے ساتھ ہاتھ ملایا جب بیدار ہوا تو نہ صرف اس کا ہاتھ گیلا تھا بلکہ عالم بیداری میں بھی خوشبو موجود تھی!!!

امریکی جزیرے گوانتاناموبے سے رہا ہو کر پاکستان پہنچنے والے عبدالرحیم اور بدرالزمان کا بیان

پیر محمد افضل قادری امریکہ کے 18 روزہ تبلیغی وروحانی دورے سے وطن واپس پہنچ گئے

صداقت اسلام کی ایک اور جھلک: مردوں کیلئے ختنے ایڈز سے بچاؤ کا مؤثر ذریعہ ہیں! جدید سائنسی تحقیق

قرآن مجید کی حفاظت کیلئے مؤمنانہ کردار ادا کریں ☆ پاکستان میں اسلام کے خلاف اقدامات نہیں ہونے چاہئیں

عالمی تنظیم اہلسنت کے زیر اہتمام لالہ موسیٰ تا سرگودھا عظیم الشان "ناموس رسالت ٹرین مارچ"

لالہ موسیٰ میں حرمت قرآن ریلی کے بعد شاندار آغاز، سرگودھا میں شدید گرمی کے باوجود عوام کا عظیم جم غفیر، اور کامیاب اختتام

اسٹیشنوں پر عوام کے تاریخی اکٹھ، اسٹیشن نعرہ تکبیر ورسالت سے گونجتے رہے، اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے دعائیں اور اذانیں

پیر صاحب کے باطل شکن خطابات، لوگوں کی والہانہ عقیدت ومحبت، جذبوں اور ولولوں کا سیلاب، رقت آمیز مناظر

امت مسلمہ خواب غفلت سے بیدار ہو کر تحفظ اسلام تحفظ قرآن اور فروغ اسلام کیلئے کردار ادا کرے!!!

قیادت پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری، صاحبزادہ محمد ضیاء اللہ قادری ودیگر علماء ومشائخ نے کی مقررین نے کہا: کفار کی سازشیں انتہائی تباہ کن ہیں لیکن اس سے بھی زیادہ خطرناک امر یہ ہے کہ امریکی ایجنڈے کے تحت روشن خیالی کے نام پر انتہائی اسلام کش اقدامات اٹھا کر اسلامی جمہوریہ پاکستان کی دینی اساس کو ختم کر کے وطن عزیز کو سیکولر سٹیٹ بنانے کی کوششیں کی جارہی ہیں، بے حیائی وبے پردگی اور تباہ کن فحاشی کی ترویج کر کے سیکس وزنا کی کھلی ترغیب دی جارہی ہے، تعلیمی اداروں کے ذریعے لادینیت پھیلانے اور مسلمانوں کو دین سے ہٹانے کیلئے تعلیمی بورڈ ایک ملحد (اسماعیلی) فرقہ کے آغا خان فاؤنڈیشن کی تحویل میں دیئے گئے ہیں، حدود آرڈیننس میں ترمیم کر کے قرآنی قوانین کو غیر موثر بنادیا گیا ہے، افواج پاکستان کے مقدس ترین ماٹو (ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ) کو ختم کرنے کی کوششیں ہورہی ہیں، بڑی دیدہ دلیری سے اسلام شکن اقدامات اٹھائے جارہے ہیں اور حد یہ کہ مسلمانوں کے مقدس ترین قانون، توہین رسالت ایکٹ 295 سی میں ترمیم کر کے اس اہم ترین اسلامی قانون کو غیر موثر بنادیا گیا ہے۔ اور حال ہی میں لاہور میں اللہ اور رسول ﷺ کے اسماء مبارکہ اور درود شریف کی پلیٹیں اتار کر اسلام دشمنی کی انتہا کردی گئی ہے۔ نیز امریکی ایجنڈے کو کامیاب بنانے میں مجلس عمل بھی برابر کی ذمہ دار ہے جنہوں نے ان حالات میں انتہائی منافقانہ کردار ادا کیا ہے اور وہ علماء ومشائخ بھی اس گناہ میں شریک ہیں جو معمولی دنیاوی مصالح کی بنا خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں!!!

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فقہ دین کی ایک مجلس ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (حدیث پاک)

حضرت پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات کی زیر سرپرستی

دین اسلام کے ابتدائی مسائل کی تعلیم کیلئے، اس سال بھی

30 روزہ

اسلامی تربیتی کورس

برائے مرد حضرات

☆ 1 اگست سے، نیک آباد مراڑیاں شریف بائی پاس روڈ گجرات میں نماز مغرب سے نماز عشا تک

☆ 3 اگست سے، جامع سیدنا علی بالمقابل ظہور الہٰی اسٹیڈیم کچہری چوک گجرات میں شام 8 بجے سے 9-30 بجے تک

خواتین کیلئے

☆ 21 اگست سے مکان: B2-1104، اپوزٹ مسجد رحمت مدینہ، گلی بالمقابل نارمل سکول، حسین پورہ محلہ مسلم آباد گجرات میں دوپہر 4 سے 6 بجے تک

تفصیلات کیلئے رابطہ نمبر: 0333-8403748

نوٹ: جامعہ قادریہ عالمیہ شریعت کالج طالبات کی کئی دیگر شاخوں میں بھی "اسلامی تربیتی کورس" کرائے جا رہے ہیں!!!

منجانب: انتظامیہ کمیٹی "اسلامی تربیتی کورس"

marfat.com

Under patronage: Pir Muhammad Afzal Qadri
Monthly Awaz-e-Ahlesunnat Gujrat Pakistan
Registerd CPL 127
URL: www.ahlesunnat.info E-mail: monthly@ahlesunnat.info Ph: (0092-53) 3521401-2 Fax: 3511855

باسم القادر

خوشا مسجد و مدرسہ و خانقاہ ہے — کہ دروے بود قیل وقال محمد ﷺ

خانقاہ قادریہ عالمیہ اسلمیہ، نیک آباد مراڑیاں شریف میں

معراج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس

و

سراج السالکین، عمدۃ العارفین، استاذ العلماء الراسخین
فقیہ اعظم، عالم ربانی، حضرت مولانا الحاج

محمد نیک عالم قادری
قدس سرہ العزیز

عرس مبارک
کا سالانہ 49واں

27 رجب المرجب
صبح 9 بجے تا نماز ظہر

زیر صدارت و سرپرستی

استاذ العلماء، شیخ طریقت
مجاہد ملت، پیشوائے اہلسنت

جانشین قطب الاولیاء
حضرت پیر محمد افضل قادری
دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ اسلمیہ، نیک آباد
مہتمم جامعہ قادریہ عالمیہ و شریعت کالج طالبات

انشاء اللہ مقتدر علماء اسلام ایمان افروز اصلاحی و تربیتی خطابات فرمائیں گے!!

☆ احباب ہر جگہ سے منظم قافلہ کی صورت میں باوضو ذکر کرتے ہوئے حاضر ہوں ☆ حضرات خواجگان رحمہم اللہ کو ثواب پہنچانے کیلئے تلاوت قرآن اور کلمات طیبات کا تحفہ ساتھ لائیں ☆ خواتین شرعی لباس میں آئیں اور چھوٹے بچے ساتھ نہ لائیں

الداعی الی الخیر: صاحبزادہ محمد عثمان علی قادری وارکان خانقاہ قادریہ عالمیہ اسلمیہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان
فون 3521401-2، 0333-8403748 میل qadri@ahlesunnat.info ویب www.ahlesunnat.info

marfat.com